قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ۝٧٥

خضر نے کہا کیوں میں نے آپ سے (صاف) نہ کہدیا تھا کہ آپ میرے ساتھ ہرگز نہیں صبر کر سکیں گے موسیٰ نے کہا

قَالَ اِنْ سَاَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصٰحِبْنِيْ ۚ

(خیر جو ہوا وہ ہوا) اب اگر میں آپ سے کسی چیز کے بارے میں پوچھ گچھ کروں تو آپ مجھے اپنے ساتھ نہ رکھئے گا بیشک آپ

قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّيْ عُذْرًا ۝٧٦ فَانْطَلَقَا ۫ حَتّٰٓى اِذَآ

میری طرف سے معذرت (کی حد کو) پہنچ گئے غرض یہ (سب طے ہوا کر پھر) دونوں کے دونوں آگے چلے

اَتَيَآ اَهْلَ قَرْيَةِ ِۨ اسْتَطْعَمَآ اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ

یہاں تک کہ جب ایک گاؤں والوں کے پاس پہنچے تو وہاں کے لوگوں سے کچھ کھانے کو مانگا تو ان لوگوں نے دونوں

يُّضَيِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا يُّرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ

کو مہمان بنانے سے انکار کیا پھر ان دونوں نے اسی گاؤں میں ایک دیوار کو دیکھا کہ گرا ہی چاہتی تھی تو خضر نے اسے

فَاَقَامَهٗ ۭ قَالَ لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا ۝٧٧ قَالَ

سیدھا کھڑا کر دیا اس پر موسیٰ نے کہا اگر آپ چاہتے تو ان لوگوں سے (اسکی مزدوری لے سکتے تھے تاکہ کھانے کا

هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ ۚ سَاُنَبِّئُكَ بِتَاْوِيْلِ مَا لَمْ تَسْطِعْ

سہارا ہوتا) خضر نے کہا بس اب میرے اور آپ کے درمیان جدائی ہے اب جن باتوں پر آپ سے صبر نہ ہو سکا میں ابھی آپکو انکی اصلی حقیقت

عَّلَيْهِ صَبْرًا ۝٧٨ اَمَّا السَّفِيْنَةُ فَكَانَتْ لِمَسٰكِيْنَ يَعْمَلُوْنَ

بتلائے دیتا ہوں (لیجئے سنیئے) وہ کشتی (جسمیں میں نے سوراخ کر دیا تھا) تو چند غریبوں کی تھی جو دریا میں محنت مزدوری کر کے گذارا کرتے تھے

فِي الْبَحْرِ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَعِيْبَهَا وَكَانَ وَرَآءَهُمْ مَّلِكٌ

میں نے چاہا کہ اسے عیب دار بنا دوں (کیونکہ انکے پیچھے پیچھے ایک (ظالم) بادشاہ آتا تھا کہ تمام کشتیاں زبردستی بیگار میں

يَّاْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ غَصْبًا ۝٧٩ وَاَمَّا الْغُلٰمُ فَكَانَ

پکڑ لیتا تھا اور وہ جو لڑکا تھا (جس کو میں نے مار ڈالا) تو اسکے ماں باپ دونوں (سچے)

اَبَوٰهُ مُؤْمِنَيْنِ فَخَشِيْنَآ اَنْ يُّرْهِقَهُمَا طُغْيَانًا وَّ

ایمان دار ہیں تو مجھ کو یہ اندیشہ ہوا کہ (ایسا نہ ہو کہ بڑا ہو کر) انکو بھی اپنے سرکشی اور کفر میں

لہ حضرت موسیٰؑ اپنی ظاہری شریعت کے اس درجہ پابند تھے اور اس قدر اس میں مستغرق رہتے کہ جب کوئی بات اس کے خلاف پاتے فوراً ٹوک دیتے۔ ۱۲ سلہ کسی نے حضرت موسیٰؑ سے پوچھا کہ فرعون کے ظلم کے سوا دنیا کے امور میں سے کوئی بات آپ پر زیادہ شاق ہوئی آپ نے فرمایا حضرت خضر کا ھذا فراق بینی و بینک کہنا۔ ۱۲ - ۱۲ ۱۲

حضرت موسیٰؑ و خضرؑ کے سوال و جواب کا انجام

كُفْرًا ﴿٨٠﴾ فَأَرَدْنَا أَنْ يُبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِنْهُ زَكٰوةً

پھنسادے تو ہمنے چاہا کہ (ہم اسکو مار ڈالیں اور) انکا پروردگار اسکے بدلے میں (ایسا فرزند) عطا فرمائے جو اس سے

وَأَقْرَبَ رُحْمًا ﴿٨١﴾ وَأَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ يَتِيمَيْنِ

پاک نفسی اور پاک قرابت میں بہتر ہو اور وہ جو دیوار تھی (جسے میں نے کھڑا کر دیا) تو وہ شہر کے دو یتیم لڑکوں کی تھی

فِي الْمَدِينَةِ وَكَانَ تَحْتَهُ كَنْزٌ لَّهُمَا وَكَانَ أَبُوهُمَا

اور اس کے نیچے ان ہی دونوں لڑکوں کا خزانہ[1] (دگڑا ہوا) تھا اور ان لڑکوں کا باپ ایک نیک

صَالِحًا فَأَرَادَ رَبُّكَ أَنْ يَبْلُغَا أَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا

آدمی تھا تو تمہارے پروردگار نے چاہا کہ دونوں لڑکے اپنی جوانی کو پہنچیں تو تمہارے پروردگار کی

كَنْزَهُمَا ۖ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۚ وَمَا فَعَلْتُهُ عَنْ أَمْرِي ۚ

مہربانی سے اپنا خزانہ نکال لیں اور میں نے (جو کچھ کیا کچھ) اپنے اختیار سے نہیں کیا (بلکہ خدا کے حکم

ذٰلِكَ تَأْوِيلُ مَا لَمْ تَسْطِع عَّلَيْهِ صَبْرًا ﴿٨٢﴾ وَيَسْـَٔلُونَكَ

سے) یہ حقیقت ہے اُن واقعات کی جن پر آپ سے صبر نہ ہو سکا اور (اے رسول) تمسے لوگ[2] ذوالقرنین کا حال

عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ ۖ قُلْ سَأَتْلُوا عَلَيْكُم مِّنْهُ ذِكْرًا ﴿٨٣﴾

(امتحاناً) پوچھا کرتے ہیں تم (انکے جواب میں) کہہ دو کہ میں ابھی تمھیں اس کا کچھ حال بتلائے دیتا ہوں (خدا فرماتا ہے کہ)

إِنَّا مَكَّنَّا لَهُ فِي الْأَرْضِ وَآتَيْنَاهُ مِن كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا ﴿٨٤﴾

بیشک ہمنے اُنکو روئے زمین پر قدرت حکومت عطا کی تھی اور ہم نے اُسے ہر چیز کے ساز و سامان دے

فَأَتْبَعَ سَبَبًا ﴿٨٥﴾ حَتّٰى إِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا

رکھے تھے وہ ایک سامان (سفر) کے پیچھے پڑا یہانتک کہ جب چلتے چلتے آفتاب کے غروب ہونے کی جگہ پہنچا تو آفتاب انکو ایسا

تَغْرُبُ فِي عَيْنٍ حَمِئَةٍ وَوَجَدَ عِندَهَا قَوْمًا ۗ قُلْنَا

دکھائی دیا کہ گویا وہ کالی کالی کیچڑ کے چشمے میں ڈوب رہا ہے اور اسی چشمہ کے قریب ایک قوم کو بھی[3] (آباد) پایا ہمنے کہا اے

يٰذَا الْقَرْنَيْنِ إِمَّا أَن تُعَذِّبَ وَإِمَّا أَن تَتَّخِذَ فِيهِمْ حُسْنًا ﴿٨٦﴾

ذوالقرنین تمکو اختیار ہے خواہ (ان کے کفر کی وجہ سے) انکی سزا کرو (کہ ایمان لائیں) یا انکے ساتھ حسن سلوک کا شیوہ

[1] اسمیں اختلاف ہے وہ خزانہ کیا تھا بعض کا قول ہے کہ وہ سونے اور چاندی کی کتابیں تھیں ابن عباسؓ کا خیال ہے کہ وہ علوم کی کتابیں تھیں ایک روایت میں ہے کہ اس پر لکھا ہوا تھا لا الٰہ الا انا جس کو موت کا یقین ہو گا وہ کبھی خنداں نہ ہو گا اور جس کو حساب کا یقین ہو گا اسکا دل کبھی خوش ہو گا اور جسکو قضا و قدر کا یقین ہو گا وہ خدا کے سوا کبھی کسی سے خوف نہ کریگا واللہ اعلم ۱۲

[2] انکا نام عیاش یا عبداللہ تھا اور ضحاک کے بیٹے تھے انہی کو سکندر بھی کہتے ہیں یہ روم کے شاہنشاہ تھے اس میں اختلاف ہے کہ یہ پیغمبر بھی تھے یا نہیں لیکن انکے مقرب بارگاہ خداوندی ہونے میں کوئی شک نہیں ہو سکتا، انھوں نے ایکبار ظاہر ہو کر اپنی قوم کی ہدایت کی مگر قوم کے بعض شریروں نے آپ کے سر پر راہنمی طرف ایسی سخت وار کی کہ آپ شہید ہو گئے اور پانچسو برس تک مردہ رہے پھر خدا نے زندہ کیا اور ہدایت میں مشغول ہوئے اب کی دفعہ بائیں طرف ضربت لگی اور پھر پانچسو برس تک مردہ رہے پھر زندہ ہو کے آئے اور دونوں زخم کی جگہ گڑھے اور سینگوں کے مشابہ نشان ہو گئے تھے اور شرق و غرب عالم کے بادشاہ ہوئے اور دو دو دفعہ زندہ ہوئے ان وجوہ سے آپکا نام ذوالقرنین ہوا دنیا کے چار شخص ساری زمین کے بادشاہ ہوئے دو مومن ایک حضرت سلیمانؑ دوسرے سکندر اور دو کافر ایک نمرود اور ایک بخت نصر ۱۲

[3] انکو ناسک کہتے تھے یہ لوگ بڑے قد آور سرخ بال اور کرنجی آنکھ والے تھے ان کا لباس حیوانات کی کھال اور غذا جانوروں کا گوشت تھا

سکندر ذوالقرنین کا قصہ

ع ۱۰ ۱۲ ۱

۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

قَالَ اَمَّا مَنْ ظَلَمَ فَسَوْفَ نُعَذِّبُهٗ ثُمَّ يُرَدُّ اِلٰى رَبِّهٖ

اختیار کرو کہ خود ایمان قبول کریں ذوالقرنین نے عرض کی جو شخص سرکشی کریگا تو ہم اسکی فوراً سزا کردینگے (آخر) پھر

فَيُعَذِّبُهٗ عَذَابًا نُّكْرًا ﴿۸۷﴾ وَاَمَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا

تو وہ (قیامت میں) اپنے پروردگار کے سامنے لوٹا کر لایا اور وہ بُری طرح کی سزا دے ہی گا اور جو شخص ایمان قبول کریگا اور اچھے اچھے کام

فَلَهٗ جَزَآءَ ِۨ الْحُسْنٰى ۚ وَسَنَقُوْلُ لَهٗ مِنْ اَمْرِنَا يُسْرًا ﴿۸۸﴾

کریگا تو ویسا ہی اسکے لیے اچھے سے اچھا بدلہ ہے اور ہم بہت جلد اُسے اپنے کاموں میں آسان کام (کرنے) کو کہیں گے

ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ﴿۸۹﴾ حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا

پھر اُسنے ایک دوسری راہ اختیار کی یہانتک کہ جب (چلتے چلتے) آفتاب کے طلوع ہونیکی جگہ پہنچا تو آفتاب اسے ایسا ہی دکھائی

تَطْلُعُ عَلٰى قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَلْ لَّهُمْ مِّنْ دُوْنِهَا سِتْرًا ﴿۹۰﴾

دیا کہ گویا کچھ لوگوں (کے سر) پر اسطرح طلوع کر رہا ہے جنکے لئے ہمنے آفتاب کے سامنے کوئی آڑ نہیں [۱] بنایا تھا اور

كَذٰلِكَ ۭ وَقَدْ اَحَطْنَا بِمَا لَدَيْهِ خُبْرًا ﴿۹۱﴾ ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ﴿۹۲﴾

تھا بھی ایسا ہی اور ذوالقرنین کے پاس جو کچھ تھا ہمکو اسکی پوری واقفیت تھی (غرض) اُسنے پھر ایک (اور) راہ اختیار

حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمَا قَوْمًا ۙ لَّا

کی یہانتک کہ جب (چلتے چلتے) روم میں ایک پہاڑ کے کنگروں کے (دیوار) کے بیچوں بیچ میں پہنچ گیا تو ان دونوں دیواروں

يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ قَوْلًا ﴿۹۳﴾ قَالُوْا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِنَّ يَاْجُوْجَ

کے اس طرف ایک قوم کو (آباد) پایا جو بات چیت کچھ سمجھ ہی نہیں سکتی تھی ان لوگوں نے (مترجم کے ذریعہ سے) عرض کی

وَمَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا

اے ذوالقرنین (اسی گھاٹی کے) ادھر یاجوج ماجوج [۲] کی قوم ہے (جو) ملک میں فساد پھیلایا کرتے ہیں تو اگر آپ کی

عَلٰٓى اَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا ﴿۹۴﴾ قَالَ مَا مَكَّنِّىْ

اجازت ہو تو ہم لوگ اس غرض سے آپکے پاس چندہ جمع کریں کہ آپ ہمارے اور انکے درمیان کوئی دیوار بنا دیں ذوالقرنین نے کہا کہ میرے

فِيْهِ رَبِّىْ خَيْرٌ فَاَعِيْنُوْنِىْ بِقُوَّةٍ اَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ

پروردگار نے خرچ کی جو قدرت مجھے دے رکھی ہے وہ (تمہارے چندہ سے) کہیں بہتر ہے (مال کی ضرورت نہیں) تم فقط مجھے قوت سے مدد

[۱] یعنے یہ لوگ اس قدر وحشی تھے کہ انھیں گھر بنانے کا سلیقہ بھی نہ تھا اور دھوپ سے بچنے کا انکے پاس کوئی سہارا نہ تھا گھاس انکی غذا تھی۔ جانوروں کی طرح بسر اوقات تھی دھوپ کی شدت یا بارش کے وقت زمین کے نیچے غاروں میں جا چھپتے اس قوم کا نام منسک تھا۔ ۱۲

[۲] ایک روایت میں ہے کہ یاجوج و ماجوج حضرت یافث بن نوح کی اولاد سے دو گروہ ہیں بعض ان کو ترک اور بعض پہاڑی کہتے ہیں، بہرحال یہ لوگ تین قسم کے تھے ایک ایسے لمبے تڑنگے جن کے قد تاڑ برابر اور دوسرے ایسے چوڑے کے انکی لمبان چوڑان برابر تیسرے بڑکنے کہ انکا ایک کان اوڑھنا اور ایک بچھونا بنتا اور انکی تعداد چار لاکھ تھی اور انمیں کوئی نہ مرتا جب تک اپنے نطفہ سے ہزار جوان لڑنے والے دیکھ نہ لیتا یہ اسقدر قوی تھے کہ پہاڑ اور لوہے کی بھی ان کے سامنے کوئی ہستی نہ تھی گھاس پتے آدمی جانور حرام حلال سب چیز کھا جاتے جب وہ لوگ ان پر حملہ کرتے تو سب کا ناس کر دیتے۔ ۱۲

یاجوج وماجوج کون ہیں؟

رَدْمًا ﴿۹۵﴾ اٰتُوْنِیْ زُبَرَ الْحَدِیْدِ ؕ حَتّٰۤی اِذَا سَاوٰی بَیْنَ

دو تو میں تمہارے اور اُنکے درمیان ایک روک بنادوں (اچھا تو) مجھے (کہیں سے) لوہے کی سلیں لادو (چنانچہ وہ لوگ لائے اور

الصَّدَفَیْنِ قَالَ انْفُخُوْا ؕ حَتّٰۤی اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا ۙ قَالَ

ایک بڑی دیوار (بنائی) یہانتک کہ جب دونوں کگروں کے درمیان دیوار کو بلند کرکے انکو برابر کردیا تو حکم دیا کہ (اسکے گرد آگ لگاؤ) جب یہانتک کہ

اٰتُوْنِیْۤ اُفْرِغْ عَلَیْهِ قِطْرًا ﴿۹۶﴾ فَمَا اسْطَاعُوْۤا اَنْ یَّظْهَرُوْهُ

جب اسکو دھونکنے دھونکتے لال انگارا بنایا تو کہا کہ اب ہم کو تانبا دو کہ اسکو پگھلا کر اس دیوار پر انڈیل دیں (غرض) وہ ایسی اونچی مضبوط دیوار

وَمَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا ﴿۹۷﴾ قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّیْ ۚ

بنی کہ نہ تو یاجوج ماجوج اسپر چڑھ سکتے تھے اور نہ اس میں نقب لگا سکتے تھے ذوالقرنین نے (دیوار کو دیکھکر) کہا کہ یہ میرے

فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ رَبِّیْ جَعَلَهٗ دَكَّآءَ ۚ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّیْ

پروردگار کی مہربانی ہے مگر جب میرے پروردگار کا وعدہ (قیامت) آئیگا تو اسے ڈھاکر ہموار کردیگا اور میرے پروردگار کا وعدہ سچا

حَقًّا ﴿۹۸﴾ وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ یَوْمَىٕذٍ یَّمُوْجُ فِیْ بَعْضٍ وَّ

ہے اور ہم اُسدن (اُنھیں اُنکی حالت پر) چھوڑ دینگے کہ ایک دوسرے میں ٹکرانے (پانی کی لہروں کی طرح گڈمڈ ہو جائیں اور

نُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا ﴿۹۹﴾ وَّعَرَضْنَا جَهَنَّمَ

صور پھونکا جائیگا تو ہم سب کو اکٹھا کریں گے اور اسی دن جہنم کو ہم ان کافروں کے سامنے کھلم کھلا

یَوْمَىٕذٍ لِّلْكٰفِرِیْنَ عَرْضَا ﴿۱۰۰﴾ ۙ الَّذِیْنَ كَانَتْ اَعْیُنُهُمْ

پیش کریں گے جن کی آنکھیں ہماری یاد سے پردے میں

فِیْ غِطَآءٍ عَنْ ذِكْرِیْ وَكَانُوْا لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ سَمْعًا ﴿۱۰۱﴾

تھیں اور (رسول سے دشمنی کیوجہ سے سچی بات کچھ بھی سن ہی نہ سکتے تھے تو کیا جن لوگوں نے

اَفَحَسِبَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اَنْ یَّتَّخِذُوْا عِبَادِیْ مِنْ

کفر اختیار کیا اس خیال میں ہیں کہ ہم کو چھوڑ کر ہمارے بندوں کو اپنا سرپرست

دُوْنِیْۤ اَوْلِیَآءَ ؕ اِنَّاۤ اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِیْنَ نُزُلًا ﴿۱۰۲﴾

بنالیں (اور کچھ پوچھ نہ ہوگی) اچھا سنو ہمنے کافروں کی مہمانداری کیلئے جہنم تیار کر رکھی ہے (اے رسول)

۱ مقصود یہ ہے کہ اس وقت تو ہمارے اور یاجوج ماجوج کے درمیان سد سکندری حائل ہے کہ وہ لوگ کسی طرح ہم پر حملہ نہیں کرسکتے مگر جب قیامت آئے گی تو یہ دیوار وغیرہ گر پڑ جائے گی اور سب آپس میں گڈمڈ ہو جائینگے غرض یاجوج و ماجوج کا خروج بھی قیامت کی علامت ہے اس کی تفصیل دیکھو سورۂ انبیاء میں ۱۲۰ ۲ اس قصہ کے اخلاقی و تمدنی نتیجے حسب ذیل ہیں ۱ بے نظیر ہے ۲ بہت جناب امیر کی ۳ امام عصر کی غیبت کی نظیر ہے ۴ مرنے کے بعد پھر زندہ ہونا ۵ سیاست مدن کا خدا کی طرف سے عطا ہونا ۶ دنیا دار اسباب ہے ۷ حکمت ناموس کی ۸ تمدن کی چنگی ۹ سیاحت کی عمدگی ۱۰ ظلم کی برائی ۱۱ مظلوم رعایا کی ۱۲ بادشاہ حال پر واجب ہونا ۱۳ بے طمع رعیت پروری کرنا ۱۴ خلائق کا عجیب و غریب ہونا ۱۵ سلطنت کی کارگزاری میں رعایا کا دخیل ہونا ۱۶ بادشاہ کو اپنے الوالعزمی پکا ہونا ۱۷ اچھی بات پر رغیب سے مدد ہونا ۱۸ قیامت کے بیان کی تمہید وغیرہ۔

۱۱ ع ۱۹ ۱۲

۱۳ — ۱۲

۱۲

قصہ ذوالقرنین کے فوائد

قیامت کا ذکر

قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا ﴿۱۰۳﴾ اَلَّذِيْنَ

تم کہدو کہ کیا ہم اُن لوگوں کا پتہ بتادیں جو لوگ اعمال کی حیثیت سے بہت گھاٹے میں ہیں (یہ) وہ لوگ (ہیں)

ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ

جن کی دُنیاوی زندگی کی سعی و کوشش سب اکارت[1] ہو گئی اور وہ اس خام خیال میں ہیں کہ وہ

اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ﴿۱۰۴﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

یقیناً اچھے اچھے کام کر رہے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنے پروردگار کی آیتوں سے

بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَلِقَآئِهٖ فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيْمُ

اور (قیامت کے دن) اسکے سامنے حاضر ہونے سے انکار کیا تو انکا سب کیا کرایا اکارت ہوا تو ہم

لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا ﴿۱۰۵﴾ ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا

اس کے لئے قیامت کے دن میزان حساب بھی قائم نہ کرینگے (اور سیدھے جہنم میں جھونک دینگے یہ جہنم ان

كَفَرُوْا وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَرُسُلِيْ هُزُوًا ﴿۱۰۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ

(کی کرتوتوں کا) بدلہ ہے کہ انھوں نے کفر اختیار کیا اور میری آیتوں اور میرے رسولوں کو ہنسی مٹھٹا بنایا بیشک جن لوگوں نے

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ

ایمان قبول کیا اور اچھے اچھے کام کئے انکی مہمانداری کے لئے فردوس (بریں) کے باغات ہونگے

الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ﴿۱۰۷﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يَبْغُوْنَ عَنْهَا

جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور وہاں سے کبھی ہلنے کی بھی خواہش نہ کرینگے (اے

حِوَلًا ﴿۱۰۸﴾ قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ

رسول ان لوگوں سے) کہو کہ اگر میرے پروردگار کی باتوں کے (لکھنے کے واسطے سمندر (کا

رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ

پانی) ہی سیاہی بن جائے تو قبل اسکے کہ میرے پروردگار کی باتیں ختم ہوں سمندر

وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ﴿۱۰۹﴾ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا

ہی ختم ہو جائے گا اگرچہ ہم ویسا ہی (ایک اور سمندر) اسکی مدد کو لائیں (اے رسول) کہدو کہ میں

[1] ابو طفیل نے روایت کی ہے کہ ابن کوا نے جناب امیرؑ سے پوچھا کہ اس آیت سے کون لوگ مراد ہیں اس کے جواب میں آپ نے پہلے فرمایا، خوارج اس کے بعد فرمایا تو اور تیرے اصحاب کیونکہ ابن کوا بھی خوارج سے تھا۔ ۱۲

ایک روایت میں ہے کہ اس آیت سے مراد حضرت ابوذرؓ سلمانؓ مقدادؓ اور عمار یاسرؓ ہیں۔ واللہ اعلم

خوارج کی مذمت

ایمانداروں کی مدح

بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ

بھی تمہارا ہی ایسا ایک آدمی ہوں (فرق اتنا ہے) کہ میرے پاس یہ وحی آتی ہے کہ تمہارا معبود یکتا معبود ہے

فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا

تو جو شخص آرزومند ہو کر اپنے پروردگار کے سامنے حاضر ہو گا تو اسے اچھے کام کرنے چاہئیں

صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ۝۱۱۰

اور اپنے پروردگار کی عبادت میں کسی کو شریک لہ نہ کرے۔

سُوْرَةُ مَرْيَمَ مَكِّيَّةٌ (۴۴) (۱۹)

اٰیاتھا ۹۸ — رکوعاتھا ۶

سورۂ مریم مکہ میں نازل ہوا اور اس کی اٹھانوے آیتیں اور چھ رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

كٓهٰيٰعٓصٓ ۝۱ ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا ۝۲

کھیعص یہ تمہارے پروردگار کی مہربانی کا ذکر ہے جو (اس نے) اپنے خاص بندے زکریا کے ساتھ کی تھی

اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِيًّا ۝۳ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ وَهَنَ

کہ جب زکریا نے اپنے پروردگار کو دھیمی آواز سے پکارا اور عرض کی اے میرے پالنے والے میری ہڈیاں کمزور ہو گئیں

الْعَظْمُ مِنِّيْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا وَّلَمْ اَكُنْۢ بِدُعَآئِكَ

اور سر ہے کہ بڑھاپے (کی آگ) سے بھڑک اٹھا (سفید ہو گیا) ہے اور اے میرے پالنے والے میں تیری

رَبِّ شَقِيًّا ۝۴ وَاِنِّيْ خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِنْ وَّرَآءِيْ وَ

بارگاہ میں دعا کر کے کبھی محروم نہیں رہا ہوں اور میں اپنے (مرنے کے) بعد اپنے وارثوں سے سہما جاتا

كَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا فَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۝۵

ہوں (کہ مبادا دین کو برباد کریں) اور میری بی بی (ام کلثوم بنت عمران) بانجھ ہے پس تو مجھ کو اپنی بارگاہ سے ایک

يَّرِثُنِيْ وَيَرِثُ مِنْ اٰلِ يَعْقُوْبَ ۗ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا ۝۶

جانشین (فرزند) عطا فرما جو میری اور یعقوب کی نسل کی میراث کا مالک ہو اور اے میرے پروردگار اسکو اپنا

لہ حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سے مراد ریا و سمعت ہے جو ایک قسم کا شرک ہے اسی وجہ سے ریا کو شرک خفی کہتے ہیں خدا اس سے بچائے لہ اس سورہ میں خداوند عالم نے اخلاقی و تمدنی امور حسب ذیل تعلیم فرمائے ہیں ۱ حضرت زکریا و یحییٰ کا قصہ اور ان کی فضیلت ۲ حضرت مریم و عیسیٰ کا قصہ اور مرتبہ اس کے اخلاقی و تمدنی نتیجے ۳ حضرت ابراہیم و موسیٰ و اسمٰعیل و ادریس کے تذکرے اور انکے فضائل ۴ بہشت کا ذکر ۵ ابی ابن خلف کا ذکر ۶ ہر شخص جہنم پر ہو کے گزرے گا ۷ خدا کفار کو ڈھیل دیتا ہے ۸ باقی رہ جانے والی نیکیاں ثواب و انجام میں بہت اچھی ہیں ۹ عاص بن وائل کا خیال اور جواب ۱۰ ارہنیرگا گنہگار کی تشبیہ ۱۱ خدا کو کسی طرح اولاد نہیں ہو سکتی وغیرہ۔

ع ۹ (۱۲) (۱۳)

اٰیاتھا ۹۸ — ۹۹ — ۹۰ — ۹۱ — رکوعاتھا ۶

لہ کیونکہ خود ننانوے برس کے بڈھے اور بی بی اسّی برس کی بڑھیا اور اس پر بانجھ اس وجہ سے بلند آواز سے دعا کرتے شرم معلوم ہوتی تھی۔ ۱۲

حضرت زکریا و یحییٰ کا قصہ

يٰزَكَرِيَّآ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلٰمِ ِۨاسْمُهٗ يَحْيٰى لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ

پسندیدہ بندۂ بنا (خدا نے فرمایا) ہم تمکو ایک لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں جس کا نام یحییٰ ہوگا اور ہم نے اس سے

قَبْلُ سَمِيًّا ۝ قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّكَانَتِ

پہلے کسی کو اس کا ہمنام نہیں پیدا کیا[1] زکریا نے عرض کی یا الٰہی (بھلا) مجھے لڑکا کیونکر ہوگا اور حالت یہ

امْرَاَتِيْ عَاقِرًا وَّقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِيًّا ۝ قَالَ كَذٰلِكَ ۚ

ہے کہ میری بی بی تو بانجھ ہے اور میں خود حد سے زیادہ بڑھاپے کو پہنچ گیا ہوں (خدا نے) فرمایا ایسا ہی

قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَّقَدْ خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ وَ

ہوگا تمہارا پروردگار فرماتا ہے کہ یہ بات ہم پر (کچھ) دشوار نہیں (آسان ہے اور) تم اپنے کو تو خیال کرو کہ اس سے

لَمْ تَكُ شَيْـًٔا ۝ قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْٓ اٰيَةً ۭ قَالَ اٰيَتُكَ

پہلے تم کو پیدا کیا حالانکہ تم کچھ بھی نہ تھے زکریا نے عرض کی الٰہی میرے لئے کوئی علامت مقرر کر دے حکم

اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَيَالٍ سَوِيًّا ۝ فَخَرَجَ عَلٰي قَوْمِهٖ

ہوا تمہاری پہچان یہ ہے کہ تم تین رات (دن) برابر لوگوں سے بات نہیں کر سکو گے پھر زکریا اپنے عبادت

مِنَ الْمِحْرَابِ فَاَوْحٰٓى اِلَيْهِمْ اَنْ سَبِّحُوْا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ۝

کے حجرے سے اپنی قوم کے پاس (ہدایت دینے کے لئے) نکلے تو ان سے اشارہ کیا کہ تم لوگ صبح و شام

يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ ۭ وَاٰتَيْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا ۝ وَّ

(برابر) اسکی تسبیح (و تقدیس) کیا کرو (غرض یحییٰ پیدا ہوئے اور) ہم نے انسے کہا اے یحییٰ کتاب (توریت) مضبوطی کیساتھ لو

حَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا وَزَكٰوةً ۭ وَكَانَ تَقِيًّا ۝ وَّبَرًّۢا بِوَالِدَيْهِ

اور ہم نے انھیں بچپن ہی میں اپنی بارگاہ سے نبوت اور رحمدلی اور پاکیزگی عطا فرمائی اور وہ (خود بھی) پرہیزگار[2] اپنے

وَلَمْ يَكُنْ جَبَّارًا عَصِيًّا ۝ وَسَلٰمٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ

ماں باپ کے حق میں سعادت مند تھے اور سرکش نافرمان نہ تھے اور (ہماری طرف سے) ان پر (برابر) سلام ہے جس دن

يَمُوْتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا ۝ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مَرْيَمَ

پیدا ہوئے اور جس دن مریں گے اور جس دن (دوبارہ) زندہ اٹھا کھڑے کئے جائینگے اور (اے رسول) قرآن میں مریم کا بھی

[1] یہ بھی خدا کی ایک خاص مہربانی تھی کہ اس سن میں لڑکا عطا کیا اور پھر نام بھی خود ہی تجویز کر دیا اور وہ بھی بہت اچھا اور پیارا نام جسکے معنے ہوئے جیتا جاگتا زندہ۔ فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔ ۱۲۔ ۵۲ حضرت یحییٰؑ کا حال امام حسینؑ کے حال سے کس قدر اشبہ ہے مدت عمل کسی کا ہمنام نہ ہونا آخر وقت یہ سب باتیں یکساں ہیں سیوطی سے سفر کربلا میں آپ اکثر حضرت یحییٰؑ کو یاد فرماتے تھے چنانچہ یحییٰ خدا کے مخصوص بندوں میں بھی ایک خاص خصوصیت رکھتے تھے چار برس کے سن میں توریت حفظ کیا دسویں برس تمام احکامات سے واقف ہوئے خدا کے خوف کی تو یہ حالت تھی کہ خشک روٹی کبھی کبھی کھا لیتے ٹاٹ کے کپڑے پہنتے اور استقدر روتے تھے کہ رخسار و ٹھوڑی گوشت گل کر دانت نمایاں ہو گئے تھے اور شفقت مادری نے قد کے دو ٹکڑے کھدیئے تھے مگر وہ بھی رہنے چاہئے حضرت زکریاؑ نے وعظ میں جہنم کا ذکر کرنا چھوڑ دیا تھا ایک دفعہ اتفاقاً سن لیا تھا تو روتے پیٹتے آہ و نالہ کرتے صحرا میں نکل گئے ماں باپ بھی تلاش میں نکلے تو تین روز کے بعد ایک پہاڑ پر سجدے میں بیہوش پایا اور وہاں پر کی مٹی آنسو سے کیچڑ ہو گئی تھی، جب ماں نے چہرہ کو پاک کرنا شروع کیا تو سمجھے کہ عزرائیل ہے فرمایا کہ میرے ماں باپ بوڑھے ہیں بس اتنا ٹھہر جا کہ ان کی ملاقات کر لوں تب ماں نے رو کر کہا کہ بیٹا میں تیری ماں ہوں یہ سنکر آنکھ کھولی اور پھر صحرا کی طرف بھاگنا چاہا مگر ماں باپ مجبور کر کے گھر لائے عمر بھر شادی نہیں کی، آپ کی شہادت کا یہ سبب ہوا کہ اس زمانہ کے بادشاہ کے پاس ایک عورت تھی اور اس کو پہلے شوہر سے ایک لڑکی تھی جب خود بوڑھی ہوئی اور بادشاہ کی توجہ اپنی طرف کر پائی تو اسی لڑکی کے ذریعہ توجہ بڑھانی چاہی مگر جب بادشاہ نے حضرت یحییٰ سے راستے پوچھی تو آپ نے فرمایا وہ تجھ پر حرام ہے ایک دن وہ بادشاہ جب نشہ میں مست تھا تو اس کمبخت عورت نے اس لڑکی کو آراستہ کر کے اس کے سامنے پیش کیا، جب بادشاہ (باقی برصفحہ ۴۸۸)

اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا ﴿۱۶﴾ فَاتَّخَذَتْ

تذکرہ کرو کہ جب وہ اپنے لوگوں سے الگ ہوکر پورب کی طرف والے مکان میں (غسل کیواسطے) جا

مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا فَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا

بیٹھی پھر اسنے ان لوگوں کے سامنے پردہ کرلیا تو ہمنے اپنی روح (جبریل) کو انکے پاس بھیجا تو وہ اچھے خاصے

بَشَرًا سَوِيًّا ﴿۱۷﴾ قَالَتْ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ

آدمی کی صورت بنکر انکے سامنے آکھڑا ہوا وہ اسکو دیکھ کر گھبرائیں اور کہنے لگیں اگر تو پرہیزگار ہے تو میں تجھ سے

كُنْتَ تَقِيًّا ﴿۱۸﴾ قَالَ اِنَّمَآ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ ۖ لِاَهَبَ لَكِ

خدا کی پناہ مانگتی ہوں (میرے پاس سے ہٹ جا) جبرئیل نے کہا میں تو صاف تمہارے پروردگار کا پیغام بر

غُلٰمًا زَكِيًّا ﴿۱۹﴾ قَالَتْ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ

(فرشتہ ہوں) تاکہ تم کو پاک وپاکیزہ لڑکا عطا کروں مریم نے کہا مجھے لڑکا کیونکر ہو سکتا ہے حالانکہ کسی (مرد) نے

بَشَرٌ وَّلَمْ اَكُ بَغِيًّا ﴿۲۰﴾ قَالَ كَذٰلِكِ ۚ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ

مجھے چھوا تک نہیں ہے اور نہ میں بدکار ہوں جبریلؑ نے کہا تم نے کہا ٹھیک (مگر تمہارے پروردگار نے

هَيِّنٌ ۖ وَّلِنَجْعَلَهٗٓ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا ۚ وَكَانَ اَمْرًا

فرمایا ہے کہ یہ بات (بے باپ کا لڑکا پیدا کرنا) مجھ پر آسان ہے تاکہ اسکو (پیدا کرکے) لوگوں کے واسطے (اپنی

مَّقْضِيًّا ﴿۲۱﴾ فَحَمَلَتْهُ فَانْتَبَذَتْ بِهٖ مَكَانًا قَصِيًّا ﴿۲۲﴾

قدرت کی) نشانی قرار دیں اور اپنی خاص رحمت (کا ذریعہ) بنائیں اور یہ بات فیصل شدہ ہے غرض لڑکے کے ساتھ وہ آپ

فَاَجَآءَهَا الْمَخَاضُ اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ ۚ قَالَتْ يٰلَيْتَنِيْ

ہی آپ حاملہ ہوگئیں پھر اسکی وجہ سے لوگوں سے الگ ایک دور کے مکان میں چلی گئیں پھر جب جننے کا وقت قریب آیا تو درد زہ انہیں

مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَكُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا ﴿۲۳﴾ فَنَادٰىهَا مِنْ

ایک کھجور کے سوکھے درخت کی جڑ میں لے آیا اور بیکسی میں شرم سے کہنے لگیں کاش میں اس سے پہلے مرجاتی اور (نا پید ہوگئی

تَحْتِهَآ اَلَّا تَحْزَنِيْ قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا ﴿۲۴﴾

بالکل بھولی بسری ہوجاتی تب جبرئیل نے مریم کے بائیں طرف سے آواز دی کہ تم کرو نہیں دیکھو تو تمہارے پروردگار نے تمہارے قریب

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۸۷) نے اس کی طرف ہاتھ بڑھانا چاہا تو اس نے کہا اسکا مہر یحییٰ کا سر ہے بادشاہ نے اپکے قتل کا حکم دیا جب علماء کو خبر ہوئی تو بادشاہ سے کہا اگر ان کا خون زمین پر گریگا تو کوئی دانہ زمین پر نہ اُگے گا اسنے کہا انکا سر طشت میں لاؤ اور خون کنویں میں گراؤ غرض آپ اسی طرح شہید ہوئے اور آپکا سر لایا گیا اور آپکے خون ناحق نے کنوئیں سے جوش مارا اور لوگوں نے مٹی ڈالنا شروع کیا یہانتک کہ اونچا ٹیلہ ہوگیا مگر بند نہ ہوا حتیٰ کہ بخت النصر بادشاہ ہوا۔ اور ان کو مع بادشاہ ستر ہزار آدمیوں کو قتل کیا ۱۲ سے ۲۵ یہی تین وقت انسان پر سخت ہیں ایک پیدائش دُنیا کا غلام دیکھنا اور دوسرے موت آخرت کا کارخانہ دیکھنا تیسرے قیامت دنیا آخرت اور برزخ کے خلاف ایک نہایت خوفناک بندوبست دیکھنا۔

۴ اس قصہ سے اخلاقی و ناموسی نتائج حسب ذیل ہیں (۱) اعتکاف وعبادت کی عمدگی (۲) زنا کی بُرائی (۳) عبادت کی وجہ سے دین دنیا کی نعمتوں سے کامیاب ہونا (۴) فرشتوں کا نیکوں کی مدد کرنا (۵) معجزہ کا ثبوت (۶) حیا کی عمدگی (۷) بیحیائی موت سے بدتر ہے (۸) شیر خوار لڑکوں کی نبوت (۹) حضرت عیسیٰ کے بچپن میں ایمان لانے کا ثبوت (۱۰) چپ کا روزہ (۱۱) گناہوں کا باعث ملامت خلق ہونا (۱۲) سعادتمندی کی عمدگی (۱۳) افراط وتفریط کی برائی (۱۴) زنا کے ثبوت کا مشکل ہونا (۱۵) ظاہری شہادت پر ہر جگہ بھروسہ کرنا بیجا ہے وغیرہ۔ واللہ اعلم (حاشیہ صفحہ ہذا)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت

لہ یعنے اس وقت تو مجھ کو سب لوگ جانتے ہیں کہ میں انکے امام اور پیشوا کی بیٹی ہوں۔ زکریا سے بزرگ محترم نے مجھ کو پالا ہے میرا کسی سے نکاح نہیں ہوا پھر لڑکا ہونا لوگ کیا کہیں گے اسکی تفصیل یہ ہے کہ جب آپ کو درد زہ شروع ہوا تو آپ بیت المقدس کے اندر چلی گئیں مگر آواز غیب سے آئی اے مریم یہ جننے کی جگہ نہیں عبادت کی جگہ ہے آپ باہر نکلیں تو کسی درخت کا سہارا چاہتی تھیں پہلے کچھ لوگوں

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۸۹ پر)

وَهُزِّيْٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا
نیچے ایک چشمہ جاری کر دیا اور خرمے کی جڑ (پکڑ کر) اپنی طرف ہلاؤ تم پر پکے پکے تازہ خرمے جھڑ پڑیں گے پھر (شوق سے خرمے کھاؤ
جَنِيًّا ﴿۲۵﴾ فَكُلِيْ وَاشْرَبِيْ وَقَرِّيْ عَيْنًا ۚ فَاِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ
اور چشمہ کا پانی پیو اور لڑکے سے اپنی آنکھ ٹھنڈی کرو پھر اگر تم کسی آدمی کو دیکھو (اور وہ تم سے کچھ پوچھے) تو
الْبَشَرِ اَحَدًا ۙ فَقُوْلِيْٓ اِنِّيْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا
تم (اشارہ سے) کہہ دینا کہ میں نے خدا کے واسطے روزہ کی نذر کی تھی تو میں آج ہرگز
فَلَنْ اُكَلِّمَ الْيَوْمَ اِنْسِيًّا ﴿۲۶﴾ فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ ؕ
کسی سے بات نہیں کر سکتی پھر مریم اس لڑکے کو اپنی گود میں لئے ہوئے اپنی قوم کے پاس
قَالُوْا يٰمَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْـًٔا فَرِيًّا ﴿۲۷﴾ يٰٓاُخْتَ هٰرُوْنَ
آئیں وہ لوگ (دیکھ کر) کہنے لگے اے مریم تم نے یقیناً بہت بُرا کام کیا اے ہارون[1] کی بہن نہ تو تیرا باپ ہی
مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّمَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِيًّا ﴿۲۸﴾
بُرا آدمی تھا اور نہ تو تیری ماں ہی بدکار تھی (یہ تو نے کیا کیا) تو مریم نے اس لڑکے کی طرف اشارہ
فَاَشَارَتْ اِلَيْهِ ؕ قَالُوْا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ
کیا (کہ جو کچھ پوچھنا ہے) اس سے پوچھ لو (وہ لوگ بولے (بھلا) ہم گود کے بچے سے کیونکر بات کریں (اسپر وہ
صَبِيًّا ﴿۲۹﴾ قَالَ اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ ۫ اٰتٰنِيَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِيْ
بچہ (قدرت خدا سے) بول اٹھا کہ میں بیشک خدا کا بندہ ہوں مجھ کو اسی نے کتاب (انجیل) عطا فرمائی ہے اور مجھ
نَبِيًّا ﴿۳۰﴾ وَّجَعَلَنِيْ مُبٰرَكًا اَيْنَ مَا كُنْتُ ۪ وَاَوْصٰنِيْ
کو نبی بنایا اور میں (چاہے) کہیں رہوں مجھ کو مبارک بنایا اور مجھ کو جب تک زندہ رہوں نماز پڑھنے
بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا ﴿۳۱﴾ وَّبَرًّا
زکوٰۃ دینے کی تاکید کی ہے اور مجھ کو اپنی والدہ کا فرمانبردار (بنایا) اور الحمد للہ کہ مجھ کو سرکش نافرمان
بِوَالِدَتِيْ ۫ وَلَمْ يَجْعَلْنِيْ جَبَّارًا شَقِيًّا ﴿۳۲﴾ وَالسَّلٰمُ
نہیں بنایا اور خدا کی طرف سے جس دن میں پیدا ہوا ہوں اور

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) سے ملاقات ہوئی جو کپڑا بُننے کا پیشہ کرتے اُن لوگوں نے آپ سے مذاق کیا آپ نے اُن کے حق میں بددعا کی آگے بڑھیں تو کچھ تاجروں سے ملاقات کی اُن لوگوں نے آپ کو پتہ بتایا آپ نے دعا خیر دی، جب آپ قریب پہنچیں تو وہ درخت بالکل خشک تھا جب آپ اسکی جڑ پر تکیہ کر کے بیٹھیں تو فوراً ہرا ہو گیا شاخیں پھوٹیں خوشے نکلے اور آپ نے اس قدر قریب آ جانے کی کر آپ یہیں سے بے تکلف کھا سکتی تھیں غرض حضرت عیسیٰ دنیا میں پیدا ہوئے اور اسوقت آپکی سن دس گیارہ سال کا تھا آپنے خرمے بھی کھائے پانی بھی چشمے کا پیا غالباً یہ شب کا وقت تھا یہ حکم خدا ہوا کہ تم اسکے شکریہ میں روزہ رکھو غرض آپ با اطمینان حضرت عیسیٰ کو گلے لگائے اپنی محراب عبادت کیطرف چلیں اور لوگ آپکی تجسس میں نکلے تھے غرض جب کہ آپ روزے تھیں بات کر نہیں سکتی تھیں کیونکہ اس وقت کی شریعت کا یہی حکم تھا آپ سیدھی اپنی محراب عبادت میں آئیں اور لوگوں نے مع حضرت عیسیٰ آپکو چاروں طرف سے گھیر لیا۔۱۲ (حاشیہ صفحہ ہذا)

[1] ہارون اس زمانہ میں ایک شخص کا نام تھا جو نہایت درجہ کا بدکار اور زانی مشہور تھا چونکہ آپ بغیر شوہر کے لڑکا پیدا ہوا تھا اس وجہ سے بنی اسرائیل نے آپ کو متہم کیا اور ایسے بُرے آدمی کی بہن کہا۔۱۲

حضرت عیسیٰ کی پیدائش کے بعد حضرت مریم کا گھر آنا

عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ وَيَوْمَ اَمُوْتُ وَيَوْمَ اُبْعَثُ حَيًّا ﴿۳۳﴾

جس دن مروں گا مجھ پر سلام ہے اور جس دن (دوبارہ) زندہ اٹھا کھڑا کیا جاؤں گا یہ ہے

ذٰلِكَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ ۚ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِيْ فِيْهِ

مریم کے بیٹے عیسیٰ کا سچا (سچا) قصہ جس میں یہ لوگ (خواہ مخواہ) شک کیا

يَمْتَرُوْنَ ﴿۳۴﴾ مَا كَانَ لِلّٰهِ اَنْ يَّتَّخِذَ مِنْ وَّلَدٍ ۙ سُبْحٰنَهٗ ۭ اِذَا

کرتے ہیں[1] خدا کے لیے یہ کسی طرح سزاوار نہیں کہ وہ (کسی کو) بیٹا بنائے وہ پاک و پاکیزہ

قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۳۵﴾ وَاِنَّ اللّٰهَ

ہے جب وہ کسی کام کا کرنا ٹھان لیتا ہے تو بس اسکو کہہ دیتا ہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتا ہے اور اسمیں تو شک ہی نہیں

رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿۳۶﴾ فَاخْتَلَفَ

کہ خدا (ہی) میرا (بھی) پروردگار ہے اور تمہارا (بھی) پروردگار ہے تو تم سب اسی کی عبادت کرو یہی (توحید) سیدھا رستہ ہے (اور یہی دین

الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَيْنِهِمْ ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ مَّشْهَدِ

عیسیٰ لیکر آئے تھے) پھر کافروں کے فرقوں نے باہم اختلاف کیا تو جن لوگوں نے کفر اختیار کیا انکے لئے بڑے (سخت)

يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۳۷﴾ اَسْمِعْ بِهِمْ وَاَبْصِرْ ۙ يَوْمَ يَاْتُوْنَنَا لٰكِنِ

دن (خدا کے حضور حاضر ہونے سے خرابی ہے جسدن یہ لوگ ہمارے حضور میں حاضر ہونگے کیا کچھ دیکھتے سنتے ہونگے

الظّٰلِمُوْنَ الْيَوْمَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۸﴾ وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ

مگر آج تو نافرمان لوگ کھلم کھلا گمراہی میں ہیں۔ اور (اے رسول) تم انکو حسرت و افسوس کے دن

الْحَسْرَةِ اِذْ قُضِيَ الْاَمْرُ ۘ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ وَّهُمْ لَا

سے ڈراؤ جب (قطعی فیصلہ کر دیا جائے گا اور (اسوقت تو) یہ لوگ غفلت میں (پڑے ہیں) اور ایمان

يُؤْمِنُوْنَ ﴿۳۹﴾ اِنَّا نَحْنُ نَرِثُ الْاَرْضَ وَمَنْ عَلَيْهَا وَ

نہیں لاتے۔ اسمیں شک نہیں کہ (ایک دن) زمین کے اور جو کچھ اسپر ہے (اسکے) ہم ہی وارث ہونگے اور سب

اِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ﴿۴۰﴾ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِبْرٰهِيْمَ ۭ اِنَّهٗ كَانَ

نیست و نابود ہو جائیں گے اور سب کے سب ہماری طرف لوٹائے جائینگے اور (اے رسول) قرآن میں ابراہیم کا (بھی)

[1] کہ یہودی تو حضرت مریم کو بدنام کرتے ہیں اور یوسف نجار کا بیٹا کہتے ہیں اور نصرانی خدا کا بیٹا حالانکہ یہ دونوں غلط وہ نہ یوسف کے بیٹے تھے نہ خدا کے بلکہ صرف مریم کے۔ ۱۲۔ ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ - ۱۲

وقف لازم

ع ۲ ۲۵ ۵

حضرت ابراہیم کا تذکرہ

صِدِّيقًا نَّبِيًّا ﴿۴۱﴾ إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ يَا أَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا

تذکرہ کرو اسمیں شک نہیں کہ وہ بڑے سچے نبی تھے جب انھوں نے اپنے (چچا اور منہ بولے) باپ سے کہا کہ اے ابا آپ

يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِي عَنكَ شَيْئًا ﴿۴۲﴾ يَا أَبَتِ إِنِّي قَدْ

کیوں ایسی چیز (بت) کی پرستش کرتے ہیں جو نہ سن سکتا ہے اور نہ کچھ آپکے کام ہی آسکتا ہے۔ اے میرے ابا یقیناً

جَاءَنِي مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَأْتِكَ فَاتَّبِعْنِي أَهْدِكَ

میرے پاس وہ علم آچکا ہے جو آپ کے پاس نہیں آیا تو آپ میری پیروی کیجئے میں آپ کو

صِرَاطًا سَوِيًّا ﴿۴۳﴾ يَا أَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطَانَ ۖ إِنَّ الشَّيْطَانَ

(دین کی) سیدھی راہ دکھا دونگا۔ اے ابا آپ شیطان کی پرستش نہ کیجئے (کیونکہ) شیطان یقیناً

كَانَ لِلرَّحْمَٰنِ عَصِيًّا ﴿۴۴﴾ يَا أَبَتِ إِنِّي أَخَافُ أَن يَمَسَّكَ

خدا کا نافرمان (بندہ) ہے اے ابا میں یقیناً اس سے ڈرتا ہوں کہ (مبادا) خدا کی

عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمَٰنِ فَتَكُونَ لِلشَّيْطَانِ وَلِيًّا ﴿۴۵﴾

طرف سے آپ پر کوئی عذاب نازل ہو تو (آخر) آپ شیطان کے ساتھ بنجائیے (آذر

قَالَ أَرَاغِبٌ أَنتَ عَنْ آلِهَتِي يَا إِبْرَاهِيمُ ۖ لَئِن لَّمْ تَنتَهِ

نے) کہا (کیوں) اور ابراہیم! کیا تو میرے معبودوں کو نہیں مانتا ہے۔ اگر تو ان باتوں

لَأَرْجُمَنَّكَ وَاهْجُرْنِي مَلِيًّا ﴿۴۶﴾ قَالَ سَلَامٌ عَلَيْكَ ۖ

سے (کسی طرح باز نہ آئے گا تو (یاد رہے) میں تجھے سنگسار کردونگا اور تو میرے پاس سے ہمیشہ کیلئے دور ہوجا ابراہیم

سَأَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّي ۖ إِنَّهُ كَانَ بِي حَفِيًّا ﴿۴۷﴾ وَأَعْتَزِلُكُمْ

نے کہا اچھا تو میرا سلام لیجئے[1] مگر اس پر بھی میں اپنے پروردگار سے آپکی بخشش کی دعا کرونگا کیونکہ بیشک وہ مجھ پر بڑا مہربان ہے اور میں

وَمَا تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ وَأَدْعُو رَبِّي ۖ عَسَىٰ

نے آپکو (بھی) اور ان بتوں کو بھی جنھیں آپ لوگ خدا کو چھوڑ کر پوجا کرتے ہیں (سبکو) چھوڑا اور اپنے پروردگار ہی کی عبادت

أَلَّا أَكُونَ بِدُعَاءِ رَبِّي شَقِيًّا ﴿۴۸﴾ فَلَمَّا اعْتَزَلَهُمْ وَمَا

کرونگا امید ہے کہ میں اپنے پروردگار کی عبادت سے محروم نہ ہونگا غرض جب ابراہیم نے ان لوگوں کو اور جس کی

[1] یہ کہہ کر حضرت ابراہیمؑ رخصت ہوئے اور بابل سے کوہستان فارس میں آکر سات برس تک وہیں بسر کی اس کے بعد پھر بابل میں آئے اور بتوں کی مذمت شروع کی اور آخر بتوں کو توڑا اور نمرود نے آگ میں پھینکا اور وہ گلزار نبی اور جب اس دفعہ وہاں سے علیحدہ ہوئے تو حران میں پہنچے حضرت سارہؑ سے نکاح کیا اور مع سارہؑ اور ان کے بھائی حضرت لوطؑ کے شام کو روانہ ہوئے۔ اسی اخیر علیحدگی کو خدا فلما اعتزلھم سے بیان کرتا ہے اس کی تفصیل سورۂ انبیاء میں آئیگی

يَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ ۚ وَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَ

یہ لوگ خدا کو چھوڑ چھوڑ کر پرستش کیا کرتے تھے چھوڑا تو ہم نے انھیں اسحٰق و یعقوب (سی اولاد) عطا

يَعْقُوْبَ ؕ وَكُلًّا جَعَلْنَا نَبِيًّا ﴿۴۹﴾ وَوَهَبْنَا لَهُمْ مِّنْ

فرمائی اور ہر ایک کو نبوت کے درجے پر فائز کیا۔ اور ان سب کو اپنی رحمت سے کچھ عنایت فرمایا

رَّحْمَتِنَا وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا ﴿۵۰﴾ ع ۱۰ ۶ وَ

اور ہم نے ان کے لئے اعلیٰ درجے کا ذکر خیر[1] (دنیا میں بھی) قرار دیا اور (اے رسولؐ) قرآن میں

اذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مُوْسٰٓى ۚ اِنَّهٗ كَانَ مُخْلَصًا وَّكَانَ

کچھ موسیٰ کا بھی تذکرہ کرو اسمیں شک نہیں کہ وہ (میرا بندہ) اور صاحب کتاب و شریعت نبی تھا

رَسُوْلًا نَّبِيًّا ﴿۵۱﴾ وَنَادَيْنٰهُ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَيْمَنِ

اور ہم نے ان کو (کوہ) طور کی داہنی طرف سے آواز دی اور ہم نے انھیں راز و نیاز

وَقَرَّبْنٰهُ نَجِيًّا ﴿۵۲﴾ وَوَهَبْنَا لَهٗ مِنْ رَّحْمَتِنَآ اَخَاهُ هٰرُوْنَ

کی باتیں کرنے کیلئے اپنے قریب بلایا اور ہم نے انھیں اپنی خاص مہربانی سے اُن کے بھائی ہارون کو (انکا

نَبِيًّا ﴿۵۳﴾ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ ۚ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ

وزیر بنا کر) عنایت فرمایا (اے رسولؐ) قرآن میں اسمٰعیل کا (بھی) تذکرہ کرو اسمیں شک نہیں کہ وہ وعدہ کے

الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ﴿۵۴﴾ وَكَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ

سچے[2] تھے اور بھیجے ہوئے پیغمبر تھے اور اپنے گھر کے لوگوں کو نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کی تاکید

بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا ﴿۵۵﴾ وَ

کیا کرتے تھے اور اپنے پروردگار کی بارگاہ میں پسندیدہ تھے اور (اے رسولؐ) قرآن میں

اذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِدْرِيْسَ ۚ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ﴿۵۶﴾ ق ۷ وَّ

ادریس[3] کا بھی تذکرہ کرو اسمیں شک نہیں کہ وہ بڑے سچے (بندے اور) نبی تھے اور ہمنے ان کو بہت

رَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا ﴿۵۷﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ

اونچی جگہ (بہشت میں) بلند کر (کے پہنچا) دیا یہ انبیاء لوگ جنھیں خدا نے اپنی نعمت دی آدم

[1] یہی وجہ ہے کہ تمامی اہل کتاب یہود ہوں یا نصاریٰ مسلمان ہوں یا کوئی سب ایک زبان ہو کر آپکے معرف اور آپکے اتباع کے مدعی ہیں [2] آپکے وعدہ کی سچائی کا یہ حال تھا کہ اپنے ایک شخص سے وعدہ کیا تھا کہ جب تک تم یہاں سے نہ جاؤ گے انتظار کرونگا وہ شخص ایک برس تک وہاں نہ آیا اور آپ وہاں سے ٹلے اور اسکے منتظر رہے باوجود یکہ اس اثنا میں سخت سے سخت تکلیف اضافی بھی بعض اوقات برداشت کیں [3] حضرت ادریس حضرت آدم کی پانچویں پشت میں ہیں آپ حضرت نوح کے پردادا تھے سلسلۂ نسب قصۂ نوح میں دیکھو آپ پر بکثرت صحیفے نازل ہوئے۔ آپ ہی فن کتابت علم نجوم حساب ہیئت فن خیاطت ترازو پیمانہ اور اوزار کے موجد ہیں آپ ہی کا نام توریت میں اخنوخ ہے آپ ہی کے زمانہ میں قوم کی شرارت سے بیس برس تک پانی نہ برسا تھا اور جب قوم نے توبہ کی تو پھر آپ کی دعا سے بارش ہوئی آپ ہمیشہ روزہ رکھتے اور اس قدر عبادت کرتے تھے کہ فرشتوں کو حیرت ہوتی ایک مرتبہ ملک الموت باجازت خدا آپ کی زیارت کو آئے تو آپنے فرمایا تم میری روح قبض کرو تاکہ اس کی تلخی معلوم کروں ملک الموت نے آپ کی روح قبض کی پھر داخل بدن کر دیا اس وقت آپنے فرمایا تم مجھ کو آسمان پر لے چلو اور دوزخ و بہشت کی سیر کراؤ غرض آسمان پر گئے اور دوزخ سے ہوتے ہوئے بہشت میں پہنچے جب سیر کر چکے تو ملک الموت نے کہا اب چلئے میں آپ کو زمین پر پہنچا دوں اس پر خدا کا حکم ہوا اے ملک الموت اب انھیں یہیں رہنے دو کیونکہ دنیا باقی ہے ۴۹۵ پر

حضرت موسیٰ کا تذکرہ

حضرت اسمٰعیل کا تذکرہ

حضرت ادریس کا تذکرہ

اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ مِنْ ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ وَمِمَّنْ

کی اولاد سے ہیں۔ اور انکی نسل سے جنہیں ہم نے (طوفان کے وقت)

حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ وَّمِنْ ذُرِّيَّةِ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْرَآءِيْلَ وَ

نوح کے ساتھ (کشتی پر) سوار کرلیا تھا اور ابراہیم و یعقوب کی اولاد سے ہیں اور

مِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا ؕ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُ

اُن لوگوں میں سے ہیں جن کی ہم نے ہدایت کی اور منتخب کیا جب ان کے سامنے خدا

الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّبُكِيًّا ۩ ۵۸ فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ

کی (نازل کی ہوئی) آیتیں پڑھی جاتی تھیں تو سجدہ میں زار و قطار روتے ہوئے گر پڑتے تھے پھر ان کے

خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ

بعد کچھ ناخلف (انکے) جانشین ہوئے جنھوں نے نمازیں کھوئیں اور نفسانی خواہشوں کے چیلے بن بیٹھے عنقریب

يَلْقَوْنَ غَيًّا ۙ ۵۹ اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا

ہی یہ لوگ (اپنی) گمراہی (کے خمیازے) سے جا ملیں گے مگر (ہاں) جس نے توبہ کرلیا اور اچھے اچھے کام

فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ شَيْـًٔا ۙ ۶۰

کئے تو ایسے لوگ بہشت میں داخل ہونگے اور ان پر کچھ بھی ظلم نہیں کیا جائے گا (وہ)

جَنّٰتِ عَدْنِ ِۨالَّتِيْ وَعَدَ الرَّحْمٰنُ عِبَادَهٗ بِالْغَيْبِ ؕ

سدا بہار باغات میں (رہیں گے) جن کا خدا نے اپنے بندوں سے غائبانہ وعدہ کرلیا ہے

اِنَّهٗ كَانَ وَعْدُهٗ مَاْتِيًّا ۶۱ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا اِلَّا

بیشک اس کا وعدہ آنے والا ہے۔ وہ لوگ وہاں سلام کے سوا کوئی بیہودہ بات سنیں ہی گے نہیں

سَلٰمًا ؕ وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيْهَا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ۶۲ تِلْكَ

مگر (ہر طرف سے) سلام ہی سلام (کی) آواز آئے گی اور وہاں انکا کھانا صبح و شام (جسوقت چاہینگے) انکے لئے

الْجَنَّةُ الَّتِيْ نُوْرِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِيًّا ۶۳

(تیار رہیگا) یہی وہ بہشت ہے کہ ہمارے بندوں میں سے جو پرہیزگار ہوگا ہم اسے اسکا وارث بنائینگے

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۹۲) کی تکلیف موت کی سختی جھیل چکے دوزخ پر سے گزر چکے یہی مطلب ہے قول خدا در فضاہ مکانا علیا کا ۱۲

(حاشیہ صفحہ ہذا) ابن عباس رضؓ کا قول ہے کہ اس سے مراد یہود ہیں اور ایک روایت حضرت رسولؐ سے ہے کہ یہ لوگ میرے بعد میری ہجرت کے ساٹھ برس بعد پیدا ہوں گے اور جناب امیرؑ سے منقول ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں کہ اپنے واسطے بڑی مضبوط عمارتیں بنائینگے اور نامی گھوڑوں پر سوار ہونگے اور شہرت کی غرض سے مشہور لباس پہنیں گے ۱۲

وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ ۚ لَهٗ مَا بَيْنَ اَيْدِيْنَا وَمَا

اور (اے رسولؐ) ہم لوگ[1] (فرشتے) آپکے پروردگار کے حکم بغیر (دُنیا میں) نہیں نازل ہوئے جو کچھ ہمارے

خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذٰلِكَ ۚ وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا ﴿۶۴﴾ رَبُّ

سامنے ہے اور جو کچھ ہمارے پیٹھ پیچھے ہے اور جو کچھ انکے درمیان میں ہے (غرض سب کچھ) اسی کا ہے اور تمہارا پروردگار کچھ بھولکر

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ

نہیں ہے۔ سارے آسمان و زمین کا مالک ہے اور ان چیزوں کا بھی جو دونوں کے درمیان میں ہے تو تم اسی کی عبادت کرو اور اسی عبادت پر ثابت قدم

لِعِبَادَتِهٖ ۭ هَلْ تَعْلَمُ لَهٗ سَمِيًّا ﴿۶۵﴾ وَيَقُوْلُ الْاِنْسَانُ ءَاِذَا

رہو بھلا تمہارے علم میں اسکا کوئی ہمنام بھی ہے اور (بعض) آدمی[2] (ابی بن خلف) تعجب سے کہا کرتے ہیں کہ کیا جب

مَا مِتُّ لَسَوْفَ اُخْرَجُ حَيًّا ﴿۶۶﴾ اَوَلَا يَذْكُرُ الْاِنْسَانُ اَنَّا

میں مرجاؤنگا تو جلدی سے جیتا جاگتا (قبر سے) نکالا جاؤں گا کیا (وہ) آدمی اسکو نہیں یاد کرتا کہ اسکو اس

خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ يَكُ شَيْـًٔا ﴿۶۷﴾ فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ

سے پہلے جب وہ کچھ ہی نہ تھا پیدا کیا تھا تو وہ (اے رسولؐ) تمہارے پروردگار کی (اپنی) قسم ہم انکو اور شیطانوں کو

وَالشَّيٰطِيْنَ ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا ﴿۶۸﴾ ثُمَّ

کریں گے پھر ان سب کو جہنم کے گرداگرد گھٹنوں کے بل حاضر کریں گے پھر ہر گروہ میں سے ایسے

لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيْعَةٍ اَيُّهُمْ اَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ

لوگوں کو الگ نکال لیں گے (جو دُنیا میں) خدا سے اوروں کی نسبت اکڑے اکڑے پھرتے تھے پھر

عِتِيًّا ﴿۶۹﴾ ثُمَّ لَنَحْنُ اَعْلَمُ بِالَّذِيْنَ هُمْ اَوْلٰى بِهَا صِلِيًّا ﴿۷۰﴾

جو لوگ جہنم میں جھونکے جائیں گے زیادہ سزاوار ہیں ہم ان سے خوب واقف ہیں اور تم میں سے

وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ﴿۷۱﴾

کوئی ایسا نہیں جو جہنم پر سے ہو کر نہ گزرے (کیونکہ پل صراط اسی پر ہے) یہ تمہارے پروردگار کا حتمی اور

ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا ﴿۷۲﴾

لازمی (وعدہ) ہے پھر ہم پرہیزگاروں کو بچائیں گے اور نافرمانوں کو گھٹنے کے بل اسی میں چھوڑ دینگے

ع ۱۵

ابی ابن خلف کا قصہ

[1] جب کفار قریش نے حضرت رسولؐ سے اصحاب کہف ذوالقرنین و روح کا سوال کیا تھا اور آپنے وحی کے انتظار میں جواب نہ دیا اس پر کفار کو دیر ہوئی تو لگے طعنہ زنی کرنے کہ خدا نے محمدؐ کو چھوڑ دیا اس پر آپ دل تنگ ہوئے اور جب حضرت جبریلؑ وحی لے کر آئے تو آپ نے وجہ دیر کی پوچھی تو یہ جواب ملا۔ ۱۲

[2] اس نے ایک بوسیدہ ہڈی لاکر حضرت کے سامنے ہاتھ سے مل دی اور ہوا میں اڑا دی اسی کا یہ بیان و جواب ہے ۱۲۔

جہنم پر سے ہر شخص کو گزرنا ہوگا

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

اور جب ہماری واضح روشن آیتیں اُن کے سامنے پڑھی جاتی ہیں تو جن لوگوں نے کفر اختیار

لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ خَيْرٌ مَّقَامًا وَّاَحْسَنُ

کیا ایمانداروں سے پوچھتے ہیں (بھلا یہ تو بتاؤ کہ ہم تم) دونوں فریقوں میں سے مرتبہ میں کون زیادہ بہتر

نَدِيًّا ﴿۷۳﴾ وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَحْسَنُ

ہے اور کس کی محفل زیادہ اچھی ہے حالانکہ ہمنے اُنسے پہلے بہت سی جماعتوں کو ہلاک کر چھوڑا جو ان سے ساز و سامان

اَثَاثًا وَّرِءْيًا ﴿۷۴﴾ قُلْ مَنْ كَانَ فِي الضَّلٰلَةِ فَلْيَمْدُدْ

اور ظاہری نمود میں کہیں بڑھ چڑھ کے تھیں (اے رسول) تم کہدو کہ جو شخص گمراہی میں پڑا ہے تو خدا اسکو

لَهُ الرَّحْمٰنُ مَدًّا ۚ حَتّٰٓى اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ اِمَّا

ڈھیل ہی دیتا چلا جاتا ہے یہاں تک کہ اُس چیز کو (اپنی آنکھوں سے) دیکھ لیں گے جنکا ان سے وعدہ

الْعَذَابَ وَاِمَّا السَّاعَةَ ۭ فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ شَرٌّ

کیا گیا ہے یا عذاب یا قیامت تو اسوقت انھیں معلوم ہو جائے گا کہ مرتبہ میں کون بدتر ہے اور

مَّكَانًا وَّاَضْعَفُ جُنْدًا ﴿۷۵﴾ وَيَزِيْدُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اهْتَدَوْا

لشکر (جتھے) میں کون کمزور (بیکس) ہے اور جو لوگ راہِ راست پر ہیں خدا ان کی ہدایت اور زیادہ کرتا جاتا

هُدًى ۭ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّ

ہے اور باقی رہ جانے والی نیکیاں تمھارے پروردگار کے نزدیک ثواب کی راہ سے بھی بہتر ہیں اور

خَيْرٌ مَّرَدًّا ﴿۷۶﴾ اَفَرَءَيْتَ الَّذِيْ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ

انجام کے اعتبار سے (بھی) بہتر ہیں اے رسول کیا تم نے اس شخص پر بھی نظر کی جسنے ہماری آیتوں سے انکار کیا

لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا ﴿۷۷﴾ اَطَّلَعَ الْغَيْبَ اَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ

اور کہنے لگا کہ (اگر قیامت ہوئی تو بھی) مجھے مال اور اولاد ضرور ملیگی کیا اسے غیب کا حال معلوم ہو گیا ہے یا اسنے

الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ﴿۷۸﴾ كَلَّا ۭ سَنَكْتُبُ مَا يَقُوْلُ وَنَمُدُّ

خدا سے کوئی عہد (و پیمان) لے رکھا ہے۔ ہرگز نہیں جو کچھ یہ بکتا ہے (سب) ہم ابھی سے لکھے لیتے ہیں اور اس کے

عاص بن وائل کا جواب

لہ جیسے پُل سڑک کنوں مہمان سرائے تالاب وغیرہ جس سے رفاہ عام ہوتا ہو لہ خباب ابن الارت رضی اللہ عنہ کا قرض عاص بن وائل قریشی کافر کے ذمہ باقی تھا جب خباب نے تقاضا کیا تو عاص نے اسکے جواب میں کہا کیا تم گمان نہیں کرتے کہ کہ بہشت میں سونا اور چاندی اور ریشمی پوشاکیں وغیرہ نعمتیں موجود ہیں وہ بولے بیشک ہیں عاص نے کہا تو بس میرے تمہارے وعدہ کی جگہ بہشت ہی رہے وہاں مجھ سے لے لینا واللہ میں تم سے وہاں دنیا کی نسبت بہتر جگہ میں رہونگا اور مال و اولاد بھی زیادہ ہو گی اسی کے بارے میں آیت نازل ہوئی۔ ۱۲

کفار کو خدا و رسول دنیا ہے باقی رہنے والی نیکیاں ثواب و انجام میں بہتر ہیں

لَهٗ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا ۝۷۹ وَّنَرِثُهٗ مَا يَقُوْلُ وَيَاْتِيْنَا فَرْدًا ۝۸۰

لئے اور زیادہ عذاب بڑھاتے ہیں اور (مال و اولاد کی نسبت) بک رہا ہے۔ ہم ہی اسکے مالک ہو بیٹھیں

وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لِّيَكُوْنُوْا لَهُمْ عِزًّا ۝۸۱ كَلَّا ؕ

گے اور یہ ہمارے پاس تنہا (بیکس بےبس و درگور) آئیگا اور ان لوگوں نے خدا کو چھوڑ کر دوسرے معبود بنا رکھے ہیں تاکہ وہ

سَيَكْفُرُوْنَ بِعِبَادَتِهِمْ وَيَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا ۝۸۲

ان کی عزت کی باعث ہوں ہرگز نہیں (بلکہ) وہ معبود خود انکی عبادت سے انکار کرینگے اور (الٹے) انکے دشمن ہو جائیں

اَلَمْ تَرَ اَنَّاۤ اَرْسَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ تَؤُزُّهُمْ

گے (اے رسول) کیا تمنے اس بات کو نہیں دیکھا کہ ہم نے شیطانوں کو کافروں پر چھوڑ رکھا ہے کہ وہ انھیں بہکاتے

اَزًّا ۝۸۳ فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا ۝۸۴ يَوْمَ

رہتے ہیں تو اے رسول تم ان کافروں پر (نزول عذاب کی) جلدی نہ کرو ہم تو بس انکے لئے (عذاب کے) دن گن رہے ہیں

نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا ۝۸۵ وَّنَسُوْقُ الْمُجْرِمِيْنَ

کہ جس دن پرہیزگاروں کو (خدائے رحمٰن کے پاس اپنے) سامنے مہمانوں کی طرح جمع کرینگے اور گنہگاروں کو جہنم کی طرف

اِلٰى جَهَنَّمَ وِرْدًا ۝۸۶ لَا يَمْلِكُوْنَ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ

پیاسے (جانوروں) کی طرح ہنکائیں گے (اُسدن) یہ لوگ سفارش پر (بھی) قادر نہ ہونگے مگر (ہاں) جس شخص

عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ۝۸۷ وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا ۝۸۸

نے خدا سے (سفارش کا) اقرار لے لیا ہو اور یہودی لوگ کہتے ہیں کہ خدا نے (عزیر کو) بیٹا بنا لیا ہے،

لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْـًٔا اِدًّا ۝۸۹ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ

(اے رسول تم کہدو کہ) تمنے اتنی بڑی سخت بات اپنی طرف سے گھڑ کے کہی ہے کہ قریب ہے کہ آسمان اس سے پھٹ پڑیں اور

وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ۝۹۰ اَنْ دَعَوْا

زمین شگافتہ ہو جائے اور پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر گر پڑیں اس بات سے کہ ان لوگوں نے خدا کے لئے

لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ۝۹۱ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لِلرَّحْمٰنِ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا ۝۹۲

بیٹا قرار دیا حالانکہ خدا کے لئے یہ کسی طرح شایاں نہیں کہ وہ (کسی کو اپنا) بیٹا بنائے سارے آسمان

ع ۱۷ ۵ ۸

۱۲ بعض احادیث میں ہے کہ عہد و پیمان سے مراد دوستی دوازدہ امام کی ہے یعنے وہی شخص سفارش کرسکے گا جو آئمہ سے دوستی رکھتا ہو اور اسی کی مؤید وہ روایت ہے جو حاشیہ میں بیان کی گئی ہے ۱۲

وقف لازم

وقف لازم

ف ابن مردویہ اور دیلمی نے براء سے روایت کی ہے کہ جناب رسالت مآب نے حضرت علیؑ سے فرمایا کہ اے علی کہو خداوندا اپنی بارگاہ میں میرے لئے عہد و پیمان اور محبت قرار دے اور مومنین کے دل میں میری محبت قائم کردے اُسی وقت یہ آیت نازل ہوئی اور ابن عباسؓ اور خود حضرت علیؑ سے بھی یہ روایت منقول ہے دیکھو تفسیر در منثور جلد ۴ صفحہ ۲۸۶ سطر ۱۱ مطبوعہ مصر اور مواہب لدنیہ صواعق محرقہ وغیرہ۔

پرہیزگار و گنہگار کی تشریح

خدا کی اولاد کسی طرح نہیں ہو سکتی

اِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّآ اٰتِي الرَّحْمٰنِ

وزمین میں جتنی چیزیں ہیں سب کی سب خدا کے سامنے بندہ ہی بنکر آنے والی ہیں اس

عَبْدًا ﴿۹۳﴾ لَقَدْ اَحْصٰىهُمْ وَعَدَّهُمْ عَدًّا ﴿۹۴﴾ وَكُلُّهُمْ اٰتِيْهِ

نے یقیناً ان سبکو اپنے (علم) کے احاطے میں گھیر لیا ہے اور سبکو اچھی طرح گن لیا ہے اور یہ سب کے

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَرْدًا ﴿۹۵﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

سب اسکے سامنے قیامت کے دن اکیلے (اکیلے) حاضر ہونگے بیشک جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور

الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ﴿۹۶﴾ فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ

اچھے اچھے کام کئے عنقریب ہی خدا انکی محبت (لوگوں کے دلوں میں) پیدا کردیگا تو اے رسول ہمنے اس

بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِيْنَ وَتُنْذِرَ بِهٖ قَوْمًا لُّدًّا ﴿۹۷﴾

قرآن کو تمہاری (عربی) زبان میں صرف اسلئے آسان کردیا ہے تاکہ تم اسکے ذریعہ پرہیزگاروں کو جنت کی خوشخبری دو

وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ ۭ هَلْ تُحِسُّ مِنْهُمْ

اور (عرب کی) جھگڑالو قوم کو (عذاب خدا سے) ڈراؤ اور ہمنے ان سے پہلے کتنی جماعتوں کو ہلاک کرڈالا، بھلا تم

مِّنْ اَحَدٍ اَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا ﴿۹۸﴾

ان میں سے کسی کو (کہیں) دیکھتے ہو یا اس کی کچھ بھنک بھی سنتے ہو

اٰیاتُها ۱۳۵ | (۲۰) سُوْرَةُ طٰهٰ مَكِّيَّةٌ (۴۵) | رُكُوْعاتُها ۸

سورۂ طٰہٰ ۱؎ مکہ میں نازل ہوا اور اس کی ایک سو پینتیس آیتیں اور آٹھ رکوع ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خدا کے نام سے (شروع کرتا ہوں) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

طٰهٰ ﴿۱﴾ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓى ﴿۲﴾ اِلَّا

(اے طٰہٰ) ۲؎ (رسول اللہ) ہم نے تم پر قرآن اس لئے نازل نہیں کیا کہ تم (اسقدر) مشقت اٹھاؤ مگر جو

تَذْكِرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ﴿۳﴾ تَنْزِيْلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْاَرْضَ

شخص (خدا سے) ڈرتا ہے اسکے لئے نصیحت (قرار دیا) ہے (یہ) اس ذات کی طرف سے نازل ہوا ہے

۱؎ اس سورہ کے امور مذکورہ یہ ہیں حضرت رسول کی فضیلت اور ان کو مشقت عبادت سے ممانعت حضرت موسیٰ کا تفصیلی قصہ اور اس سے نتائج قرآن کی حقیقت قیامت کا حال حضرت رسول کی وحی میں جلدی اور اس کی فہمائش حضرت آدم کا قصہ جس نے خدا سے منہ پھیرا وہ قیامت میں اندھا محشور ہوگا نماز پنجگانہ کے اوقات اپنے اہل کو نماز کا حکم اور مشرکین کا اعتراض وجواب وغیرہ ۲؎ طٰہٰ حضرت رسول کا نام ہے اور اس کے معنے طالب وہادی حق کے ہیں بعض کہتے ہیں طٰہٰ اس سورہ کا نام ہے بعض کہتے ہیں قرآن کا بعض خدا کا نام بتاتے اور بعض طا سے طیبہ اور ہا سے ہدیٰ مراد لیتے ہیں اور بعض کا قول ہے کہ ۹ اور ہ کے ۵ ملا کر ۱۴ ہوئے اس سے چہاردہ معصومین مراد ہیں اور واقعہ اس کا یہ ہے کہ حضرت رسول ابتدائے رسالت میں علاوہ فرائض نبوت کے عبادت میں بھی بہت مشقت کرتے دس برس تک پنجوں کے بل کھڑے ہوکر رات رات بھر نماز پڑھی حتیٰ کہ آپکے پاؤں سوج گئے اور رنگ زرد ہوگیا اس بنا پر یہ آیت نازل ہوئی اور آپ کو اس قدر مشقت سے روکا گیا ۱۲۔

وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰى ۝ الرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ۝

جس نے زمین اور اونچے اونچے آسمانوں کو پیدا کیا (وہ)، رحمٰن ہے جو عرش پر حکمرانی کے لئے آمادہ

لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ

و مستعد ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور جو کچھ دونوں کے بیچ میں ہے،

الثَّرٰى ۝ وَاِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ فَاِنَّهٗ يَعْلَمُ السِّرَّ وَ

اور جو کچھ زمین کے نیچے ہے (غرض سب کچھ) اسی کا ہے اور اگر تو پکار کر بات کرے (تو بھی آہستہ کرے

اَخْفَى ۝ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۝

تو بھی وہ یقیناً بھید اور اس سے زیادہ پوشیدہ چیز کو جانتا ہے اللہ (وہ معبود ہے کہ) اسکے سوا کوئی معبود نہیں ہے

وَهَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ۝ اِذْ رَاٰ نَارًا فَقَالَ

اچھے (اچھے) اسی کے نام ہیں اور (اے رسول) کیا تم تک موسیٰ کی خبر پہنچی ہے کہ جب انھوں نے دور سے آگ دیکھی تو اپنے

لِاَهْلِهِ امْكُثُوْۤا اِنِّيْۤ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّيْۤ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا

گھر کے لوگوں سے کہنے لگے کہ تم لوگ (ذرا یہیں) ٹھہرو میں نے آگ دیکھی ہے کیا عجب ہے کہ میں (وہاں جاکر)

بِقَبَسٍ اَوْ اَجِدُ عَلَى النَّارِ هُدًى ۝ فَلَمَّاۤ اَتٰىهَا نُوْدِيَ

اسمیں سے ایک انگارا تمھارے پاس لیکر آؤں یا آگ کے پاس کسی راہ کا پتہ پاؤں پھر جب موسیٰ آگ کے پاس آئے

يٰمُوْسٰۤى ۝ اِنِّيْۤ اَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ ۚ اِنَّكَ بِالْوَادِ

تو انھیں آواز آئی کہ اے موسیٰ بیشک میں ہی تمھارا پروردگار ہوں تو تم اپنی دونوں جوتیاں اتار ڈالو کیونکہ تم

الْمُقَدَّسِ طُوًى ۝ وَاَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوْحٰى ۝

(اسوقت) طوی (نامی) پاکیزہ چٹیل میدان میں ہو اور میں نے تمکو پیغمبری کے واسطے منتخب کیا ہے تو جو

اِنَّنِيْۤ اَنَا اللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاعْبُدْنِيْ ۙ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ

کچھ تمھاری طرف وحی کیجاتی ہے اسے کان لگاکے سنو اسمیں شک نہیں کہ میں ہی وہ اللہ ہوں کہ میرے سوا کوئی معبود

لِذِكْرِيْ ۝ اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ اَكَادُ اُخْفِيْهَا لِتُجْزٰى كُلُّ

نہیں تو میری ہی عبادت کرو اور میری یاد کیلئے نماز (برابر) پڑھا کرو کیونکہ قیامت ضرور آنیوالی ہے اور میں اسے (محالہ چھپا رکھوں گا تاکہ

۱۰ یہ قصہ اُس وقت کا ہے جب آپ اپنی شادی سے دس برس بعد اپنی بی بی صفورا بنت شعیب کو سُسرال سے رخصت کرا کے اپنی ماں کے پاس لے چلے تھے یہاں پہنچ کے لڑکا پیدا ہوا اندھیری رات شدت کی سردی راہ سے نابلد ریوڑ الگ تتر بتر ہوئے بی بی کا یہ حال اس حالت میں طور کی طرف آگ دیکھی تو اس کی طرف بڑھے ۱۲

۱۱ جب حضرت موسےٰ آگ کے قریب پہنچے تو دیکھا کہ ایک درخت میں اُوپر سے نیچے تک آگ روشن ہے اور تسبیح کی آواز آتی ہے اور ایک نور آسمان تک بلند ہے نہ آگ درخت کو جلاتی ہے نہ درخت کا ہرا پن کم ہوتا ہے یہ دیکھ کر ڈرے اور بیہوش ہوگئے خدا نے ان کے قلب کو مضبوط کر دیا جب ہوش آیا تو آواز آئی یا موسیٰ آپ نے لبیک تو کہا مگر یہ نہ معلوم ہوا کہ پکارنے والا کون ہے پھر خود کہنے لگے میں نے تیری آواز سُنی مگر تیری جگہ نہیں دیکھی آواز آئی میں تیرے اُوپر نیچے داہنے بائیں آگے پیچھے ہر طرف ہوں اور تیرے نفس سے زیادہ قریب ہوں تب موسےٰ سمجھے یہ خدا کا کلام ہے اور متوجہ ہوئے ۔۱۲

۱۲ جوتیاں اتارنے کا حکم دینا تو اس وجہ سے تھا کہ وہ ایک متبرک جگہ اور گویا خداوندی دربار تھا وہاں جوتیاں پہنکر جانا مناسب نہ تھا یا اس وجہ سے کہ جوتیوں سے مراد لڑکے بالوں کی محبت تھی اور اس سے دل کا خالی کرنا مقصود تھا یہ بالکل غلط ہے کہ مردار کھال کی جوتیاں تھیں ۔۱۲ ۱۲ ۱۲

خدا کی سکونت اس کے نام میں ہے

حضرت موسیٰ کا قصہ

حضرت موسیٰ کا پہلی دفعہ خدا سے ہمکلام ہونا

نَفْسٍ بِمَا تَسْعٰى ﴿۱۵﴾ فَلَا يَصُدَّنَّكَ عَنْهَا مَنْ لَّا يُؤْمِنُ

شخص (اسکے خوف سے نیکی کرے اور جیسی کوشش کی ہے اُسکا اسے بدلہ دیا جائے تو کہیں ایسا نہ ہو کہ جو شخص اسے دل سے نہیں مانتا

بِهَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ فَتَرْدٰى ﴿۱۶﴾ وَمَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يٰمُوْسٰى ﴿۱۷﴾

اور اپنی نفسانی خواہش کے پیچھے پڑا ہے وہ تمہیں اس (فکر) سے روکدے تو تم تباہ ہو جاؤ گے اور اے موسیٰ یہ تمہارے داہنے ہاتھ میں کیا چیز

قَالَ هِيَ عَصَايَ ۚ أَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا وَأَهُشُّ بِهَا عَلٰى غَنَمِيْ

ہے؟ عرض کی یہ تو میری لاٹھی ہے میں اس پر سہارا کرتا ہوں اور اس سے اپنی بکریوں پر درختوں کی پتیاں جھاڑتا ہوں

وَلِيَ فِيْهَا مَاٰرِبُ أُخْرٰى ﴿۱۸﴾ قَالَ أَلْقِهَا يٰمُوْسٰى ﴿۱۹﴾ فَأَلْقٰهَا

اور اس میں میرے اور بھی مطالب ہیں فرمایا اے موسیٰ اس کو ذرا زمین پر ڈال تو دو۔ موسیٰ نے اسے ڈال دیا

فَإِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعٰى ﴿۲۰﴾ قَالَ خُذْهَا وَلَا تَخَفْ ۖ سَنُعِيْدُهَا

تو فوراً وہ سانپ بنکر دوڑنے لگا (یہ دیکھ کر موسیٰ بھاگے) تو فرمایا کہ تم اس کو پکڑ لو اور ڈرو نہیں۔ ہم ابھی

سِيْرَتَهَا الْأُوْلٰى ﴿۲۱﴾ وَاضْمُمْ يَدَكَ إِلٰى

اس کی پہلی سی صورت پھر کئے دیتا ہوں، اور اپنے ہاتھ کو سمیٹ کر اپنے بغل میں تو

جَنَاحِكَ تَخْرُجْ بَيْضَاءَ مِنْ غَيْرِ سُوْءٍ ۖ آيَةً أُخْرٰى ﴿۲۲﴾

کر لو (پھر دیکھو کہ) وہ بغیر کسی بیماری کے سفید چمکتا دمکتا ہوا نکلے گا (یہ) دوسرا معجزہ ہے (یہ) تاکہ

لِنُرِيَكَ مِنْ آيَاتِنَا الْكُبْرَى ﴿۲۳﴾ اذْهَبْ إِلٰى فِرْعَوْنَ إِنَّهُ

ہم تم کو اپنی (قدرت کی) بڑی بڑی نشانیاں دکھائیں اب تم فرعون کے پاس جاؤ اس نے بہت سر

طَغٰى ﴿۲۴﴾ قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ ﴿۲۵﴾ وَيَسِّرْ لِيْ

اٹھایا ہے موسیٰ نے عرض کی پروردگار (میں جاتا تو ہوں مگر) تو میرے لہ لئے میرے سینہ

أَمْرِيْ ﴿۲۶﴾ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ ﴿۲۷﴾ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ ﴿۲۸﴾

کو کشادہ فرما دو (یعنی) اور میرا کام میرے لئے آسان کر دو اور میری زبان سے لکنت کی گرہ کھولدے تاکہ لوگ میری بات اچھی طرح

وَاجْعَلْ لِّيْ وَزِيْرًا مِّنْ أَهْلِيْ ﴿۲۹﴾ هٰرُوْنَ أَخِيْ ﴿۳۰﴾

سمجھیں اور میرے کنبہ والوں میں سے میرے بھائی ہارون کو میرا وزیر (بوجھ بٹانے والا) بنادے اسکے ذریعہ

لہ ابن مردویہ خطیب بغدادی اور ابن عساکر نے اسماء بنت عمیس سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت رسول کو بشیر (مکہ میں ایک پہاڑ ہے) کے مقابلہ میں دیکھا کہ آپ فرما رہے تھے کہ خداوندا میں بھی تجھ سے سوال کرتا ہوں جو میرے بھائی موسےٰ نے کیا تھا کہ میرے سینے کو کشادہ فرما اور میرا کام میرے لئے آسان فرما اور میری زبان کی گرہ کھولدے تاکہ لوگ میری بات اچھی طرح سمجھیں اور میرے اہلبیت سے میرے بھائی علی کو میرا وزیر بنا اور اس کے ذریعہ سے میری پشت مضبوط کر اور میرے کام میں اس کو میرا شریک بنا تاکہ ہم دونوں کثرت سے تیری تسبیح کریں اور کثرت سے تیری یاد کریں تو تو ہماری حالت دیکھ ہی رہا ہے دیکھو تفسیر درمنثور جلد ۴ صفحہ ۳۹۵ سطر ۱۷ مطبوعہ مصر ۱۳۱۴

ع ۱ ۲۴ ۱۲

حضرت موسیٰ کی طرح حضرت رسول کی دعا

اشْدُدْ بِهٖٓ اَزْرِیْ ۝۳۱ وَاَشْرِكْهُ فِیْٓ اَمْرِیْ ۝۳۲ كَیْ نُسَبِّحَكَ

سے میری پشت مضبوط کر دے اور میرے کام میں اسکو میرا شریک بنا تا ہم دونوں (ملکر) کثرت سے

كَثِیْرًا ۝۳۳ وَّنَذْكُرَكَ كَثِیْرًا ۝۳۴ اِنَّكَ كُنْتَ بِنَا بَصِیْرًا ۝۳۵

تیری تسبیح کریں اور کثرت سے تیری یاد کریں تو تو ہماری حالت دیکھ ہی رہا ہے ،

قَالَ قَدْ اُوْتِیْتَ سُؤْلَكَ یٰمُوْسٰی ۝۳۶ وَلَقَدْ مَنَنَّا

فرمایا اے موسیٰ تمھاری سب درخواستیں منظور کی گئیں اور ہم تو تم پر ایک

عَلَیْكَ مَرَّةً اُخْرٰٓی ۝۳۷ اِذْ اَوْحَیْنَآ اِلٰٓی اُمِّكَ مَا یُوْحٰٓی ۝۳۸

بار اور احسان کر چکے ہیں جب ہم نے تمھاری ماں کو الہام کیا جو اب تمھیں وحی کے

اَنِ اقْذِفِیْهِ فِی التَّابُوْتِ فَاقْذِفِیْهِ فِی الْیَمِّ فَلْیُلْقِهِ

ذریعہ سے بتایا جاتا ہے کہ تم اسے (موسیٰ کو) صندوق میں رکھ کر صندوق کو دریا میں ڈالدو پھر دریا اسے

الْیَمُّ بِالسَّاحِلِ یَاْخُذْهُ عَدُوٌّ لِّیْ وَعَدُوٌّ لَّهٗ ؕ وَاَلْقَیْتُ

ڈھکیل کے کنارے ڈالدے گا کہ موسیٰ کو میرا دشمن اور موسیٰ کا دشمن (فرعون) اٹھالیگا اور میں

عَلَیْكَ مَحَبَّةً مِّنِّیْ ۚ وَلِتُصْنَعَ عَلٰی عَیْنِیْ ۝۳۹ اِذْ تَمْشِیْٓ

نے تم پر اپنی محبت کا (پرتو) ڈال دیا (جو کہ دیکھتا پیار کرتا) تاکہ تم میری خاص نگرانی میں پلے پوسے جاؤ (اسوقت جب تمہاری بہن چلی اور

اُخْتُكَ فَتَقُوْلُ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰی مَنْ یَّكْفُلُهٗ ؕ

فرعون کے گھر میں آکر) کہنے لگی کہ کہو تو میں تمھیں ایسی دایہ بتادوں جو اسے اچھی طرح پالے تو (اس تدبیر سے) ہم نے

فَرَجَعْنٰكَ اِلٰٓی اُمِّكَ كَیْ تَقَرَّ عَیْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ ؕ وَ

پھر تمکو تمھاری ماں کے پاس پہنچا دیا تاکہ اسکی آنکھیں ٹھنڈی رہیں اور (تمھاری جدائی پر) کڑھے نہیں اور

قَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّیْنٰكَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنّٰكَ فُتُوْنًا ۚ قف

تمنے ایک شخص (قبطی) کو مار ڈالا (اور سخت پریشان تھے) تو ہمنے تمکو (اس) غم سے نجات دی اور ہم نے تمھارا

فَلَبِثْتَ سِنِیْنَ فِیْٓ اَهْلِ مَدْیَنَ ۙ ثُمَّ جِئْتَ عَلٰی قَدَرٍ

اچھی طرح امتحان کر لیا پھر تم کئی برس تک مدین کے لوگوں میں جا کر رہے اے موسیٰ پھر تم (علم کے) ایک اندازہ پر

لہ اس کا قصہ یہ ہے کہ آج حضرت موسیٰ کی سواری جارہی تھی کہ دیکھا ایک قبطی فرعون کی قوم کا آدمی ایک بنی اسرائیل کو گرفتار کئے ہے اس نے موسیٰ سے فریاد کی آپنے سفارش کی اسنے نہ مانا آخر موسیٰ نے ایک گھونسہ مارا کہ وہ قبطی مر گیا دوسرے دن موسیٰ جا رہے تھے دیکھا کہ وہی شخص دوسرے قبطی سے لڑ رہا ہے پھر اس نے فریاد کی وہ قبطی بولا کیا مجھے بھی مار ڈالوگے ؟ اسی وقت یہ خبر معلوم ہوئی کہ فرعون ان کے قتل کی فکر میں ہے آپ کو حکم خدا ہوا تم مدین کو ہجرت کر جاؤ آپ چلے گئے ہجرت کا قصہ سورہ قصص میں بیان ہوگا ۱۲

موسیٰ پر خدا کا احسان جتانا

حضرت موسیٰ کی نبوت

يٰمُوْسٰى ﴿۴۰﴾ وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِيْ ﴿۴۱﴾ اِذْهَبْ اَنْتَ وَ

آگئے (اور نبوت کے قابل ہوئے) اور میں نے تمکو اپنی رسالت کیواسطے منتخب کیا تم اپنے بھائی سمیت

اَخُوْكَ بِاٰيٰتِيْ وَلَا تَنِيَا فِيْ ذِكْرِيْ ﴿۴۲﴾ اِذْهَبَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ

ہمارے معجزے لے کر جاؤ اور (دیکھو) میری یاد میں سستی نہ کرنا تم دونوں فرعون کے پاس لہ جاؤ

اِنَّهٗ طَغٰى ﴿۴۳﴾ فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ

بیشک وہ بہت سرکش ہوگیا ہے پھر اسسے (جاکر) نرمی سے باتیں کرو تاکہ وہ نصیحت مان لے

يَخْشٰى ﴿۴۴﴾ قَالَا رَبَّنَآ اِنَّنَا نَخَافُ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَآ اَوْ اَنْ

یا ڈر جائے۔ دونوں نے عرض کی اے ہمارے پالنے والے ہم ڈرتے ہیں کہ کہیں وہ ہمپر زیادتی (نہ)

يَّطْغٰى ﴿۴۵﴾ قَالَ لَا تَخَافَآ اِنَّنِيْ مَعَكُمَآ اَسْمَعُ وَاَرٰى ﴿۴۶﴾

کر بیٹھے یا اور زیادہ سرکشی کرلے فرمایا تم ڈرو نہیں میں تمہارے ساتھ ہوں (اور سب کچھ) سنتا

فَاْتِيٰهُ فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلَا رَبِّكَ فَاَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْٓ

اور دیکھتا ہوں۔ غرض تم دونوں اسکے پاس جاؤ اور کہو کہ ہم آپکے پروردگار کے رسول ہیں تو بنی

اِسْرَآءِيْلَ ۙ وَلَا تُعَذِّبْهُمْ ۭ قَدْ جِئْنٰكَ بِاٰيَةٍ مِّنْ

اسرائیل کو ہمارے ساتھ بھیجدیجئے اور انھیں ستائیے نہیں ہم آپکے پاس آپکے پروردگار کا معجزہ

رَّبِّكَ ۭ وَالسَّلٰمُ عَلٰي مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى ﴿۴۷﴾ اِنَّا قَدْ

لیکر آئے ہیں اور جو راہِ راست کی پیروی کرے اسی کے لئے سلامتی ہے۔ ہمارے پاس خدا کی

اُوْحِيَ اِلَيْنَآ اَنَّ الْعَذَابَ عَلٰي مَنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ﴿۴۸﴾

طرف سے یہ وحی نازل ہوئی ہے کہ یقیناً عذاب اسی شخص پر ہے جو (خدا کی آیتوں کو جھٹلائے اور (اسسے

قَالَ فَمَنْ رَّبُّكُمَا يٰمُوْسٰى ﴿۴۹﴾ قَالَ رَبُّنَا الَّذِيْٓ

حکم سے) منہ موڑے (غرض گئے اور کہا) فرعون نے پوچھا اے موسیٰ آخر تم دونوں کا پروردگار کون ہے موسیٰ نے

اَعْطٰى كُلَّ شَيْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰى ﴿۵۰﴾ قَالَ فَمَا بَالُ

کہا ہمارا پروردگار وہ ہے جس نے ہر چیز کو اسکے لئے (مناسب) صورت عطا فرمائی پھر اسی نے (زندگی بسر کرنیکے) طریقے بتلائے

لہ یہ حکم سنتے ہی انکے خیال کی بھی خبر نہ لی اور مصر کو روانہ ہوئے ادھر حضرت ہارونؑ کو الہام ہوا، یہ استقبال کر کے نکلے مصر سے باہر دونوں ملے اور پھر اپنے کام میں مشغول ہوئے اور ان کی بی بی وہاں دو روز تک ان کی منتظر رہیں تیسرے دن مدین کے کچھ لوگ آئے اور ان کو پہچان کر حضرت شعیبؑ کے پاس پہنچا دیا۔ ۱۲

الْقُرُوْنِ الْاُوْلٰى ﴿۵۱﴾ قَالَ عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ فِيْ كِتٰبٍ ۚ لَا

فرعون نے پوچھا بھلا اگلے لوگوں کا حال (تو بتاؤ کہ) کیا ہوا موسیٰ نے کہا ان باتوں کا علم میرے

يَضِلُّ رَبِّيْ وَلَا يَنْسَى ﴿۵۲﴾ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ

پروردگار کے پاس ایک کتاب (لوح محفوظ) میں (لکھا ہوا) ہے پروردگار نہ بہکتا ہے نہ بھولتا ہے

مَهْدًا وَّسَلَكَ لَكُمْ فِيْهَا سُبُلًا وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ؕ

وہ وہی ہے جس نے تمہارے (فائدے کے) واسطے زمین کو بچھونا بنایا اور تمہارے لئے اسمیں راہیں

فَاَخْرَجْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْ نَّبَاتٍ شَتّٰى ﴿۵۳﴾ كُلُوْا وَارْعَوْا

نکالیں اور اسی نے آسمان سے پانی برسایا پھر (خدا فرماتا ہے کہ) ہم ہی نے اس پانی کے ذریعے سے مختلف قسموں کی گھاسیں

اَنْعَامَكُمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي النُّهٰى ﴿۵۴﴾ مِنْهَا

نکالیں (تاکہ) تم خود بھی کھاؤ اور اپنے چارپایوں کو (بھی) چراؤ کچھ شک نہیں کہ اسمیں عقلمندوں کیواسطے (قدرت خدا کی)

خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً

بہت سی نشانیاں ہیں ہم نے اسی زمین سے تمکو پیدا کیا اور مرنے کے بعد اسمیں لوٹا کر لائیں گے اور اسی سے دوسری بار

اُخْرٰى ﴿۵۵﴾ وَلَقَدْ اَرَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا كُلَّهَا فَكَذَّبَ وَاَبٰى ﴿۵۶﴾

قیامت کے دن) تمکو نکال کھڑا کرینگے اور ہم نے فرعون کو اپنی ساری نشانیاں دکھادیں اسپر بھی اسنے (سبکو) جھٹلادیا اور نہ مانا

قَالَ اَجِئْتَنَا لِتُخْرِجَنَا مِنْ اَرْضِنَا بِسِحْرِكَ يٰمُوْسٰى ﴿۵۷﴾

(اور) کہنے لگا اے موسیٰ کیا تم ہمارے پاس اسلئے آئے ہو کہ ہمکو ہمارے ملک (مصر) سے اپنے جادو کے زور سے نکال

فَلَنَاْتِيَنَّكَ بِسِحْرٍ مِّثْلِهٖ فَاجْعَلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ

باہر کرو اچھا تو (رہو) ہم بھی تمہارے سامنے ایسا ہی جادو پیش کرتے ہیں پھر تم اپنے اور ہمارے درمیان ایک وقت مقرر

مَوْعِدًا لَّا نُخْلِفُهٗ نَحْنُ وَلَاۤ اَنْتَ مَكَانًا سُوًى ﴿۵۸﴾ قَالَ

کرو کہ نہ ہم اسکے خلاف کریں اور نہ تم (اور مقابلہ) ایک صاف کھلے میدان میں ہو موسیٰ نے کہا تمہارے (مقابلہ کی)

مَوْعِدُكُمْ يَوْمُ الزِّيْنَةِ وَاَنْ يُّحْشَرَ النَّاسُ ضُحًى ﴿۵۹﴾

میعاد زینت (عید) کا دن ہے اور (اس روز) سب لوگ دن چڑھے لہ جمع کئے جائیں اسکے بعد فرعون

فرعون و موسیٰ کی باتیں

ع ۲۰

لہ دن چڑھے ہی قید اسلئے واسطے تھی کہ آرام طلب لوگ بھی آرام خاص سے فارغ ہو کر اٹھ لیں اور سب کے سب شریک ہو سکیں ۱۲ - ۱۲ - ۱۲ ۱۲ - ۱۲ ۱۲

فَتَوَلّٰى فِرْعَوْنُ فَجَمَعَ كَيْدَهٗ ثُمَّ اَتٰى ﴿۶۰﴾ قَالَ لَهُمْ

(اپنی جگہ) لوٹ گیا پھر اپنے چلتر (جادو کے سامان) جمع کرنے لگا پھر (مقابلہ کو) آموجود ہوا موسیٰ نے فرعونیوں

مُّوْسٰى وَيْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا فَيُسْحِتَكُمْ

سے) کہا تمہارا ناس ہو خدا پر جھوٹی جھوٹی افترا پردازیاں نہ کرو ورنہ وہ عذاب نازل کر کے اس

بِعَذَابٍ ۚ وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى ﴿۶۱﴾ فَتَنَازَعُوْٓا اَمْرَهُمْ

سے تمہارا ملیامیٹ کر چھوڑیگا اور یاد رکھو کہ جس نے افترا پردازی کی وہ یقیناً نامراد رہا اس پر وہ لوگ اپنے کام

بَيْنَهُمْ وَاَسَرُّوا النَّجْوٰى ﴿۶۲﴾ قَالُوْٓا اِنْ هٰذٰنِ لَسٰحِرٰنِ

میں باہم جھگڑنے اور سرگوشیاں کرنے لگے (آخر وہ لوگ) بول اٹھے یہ دونوں یقیناً جادوگر ہیں اور چاہتے ہیں

يُرِيْدٰنِ اَنْ يُّخْرِجٰكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِمَا وَيَذْهَبَا

کہ اپنے جادو (کے زور) سے تم لوگوں کو تمہارے ملک سے باہر نکال کریں اور تمہارے اچھے خاصے مذہب

بِطَرِيْقَتِكُمُ الْمُثْلٰى ﴿۶۳﴾ فَاَجْمِعُوْا كَيْدَكُمْ ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا ۚ وَ

کو مٹا چھوڑیں تو تم بھی خوب اپنے چلتر (جادو وغیرہ) درست کر لو پھر پابند کے (انکے مقابلہ میں) آؤ اور

قَدْ اَفْلَحَ الْيَوْمَ مَنِ اسْتَعْلٰى ﴿۶۴﴾ قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِمَّآ اَنْ

اور جو آج اور رہا وہی فائز المرام رہا غرض جادوگروں نے کہا اے موسیٰ یا تو تم ہی (اپنے جادو) پھینکو

تُلْقِيَ وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰى ﴿۶۵﴾ قَالَ بَلْ

اور یا یہ کہ پہلے جو جادو پھینکے وہ ہم ہی ہوں موسیٰ نے کہا (میں نہیں ڈالوں گا) بلکہ تم ہی (پہلے) ڈالو

اَلْقُوْا ۚ فَاِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ

(غرض انھوں نے اپنے کرتب دکھائے) تو بس موسیٰ کو انکے جادو (کے زور) سے ایسا معلوم ہوا کہ انکی رسیاں اور

سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى ﴿۶۶﴾ فَاَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً

انکی چھڑیاں دوڑ رہی ہیں تو موسیٰ نے اپنے دل میں کچھ دہشت سی پائی ہم

مُّوْسٰى ﴿۶۷﴾ قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى ﴿۶۸﴾ وَاَلْقِ مَا

نے کہا (موسیٰ سے) ڈرو نہیں یقیناً تم ہی اور رہو گے اور تمہارے داہنے ہاتھ

موسیٰ کے مقابلہ میں جادوگروں کا مقابلہ

موسیٰ اور جادوگروں کا مقابلہ

فِیْ یَمِیْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا ؕ اِنَّمَا صَنَعُوْا كَیْدُ سٰحِرٍ ؕ

میں جو لاٹھی ہے اسے ڈال تو وہ کہ جو کرتب ان لوگوں نے بنا رکھا ہے ابھی ہڑپ کر جائے گی یہ تو محض ان لوگوں نے جو کچھ کرتب کی ہے ایک جادوگر

وَلَا یُفْلِحُ السّٰحِرُ حَیْثُ اَتٰی ﴿۶۹﴾ فَاُلْقِیَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا

کی کرتب ہے اور جادوگر جہاں جائے گا مارا نہیں ہو سکتا (غرض موسیٰ کی لاٹھی نے سب ہڑپ کر لیا) یہ دیکھتے ہی (وہ سب جادوگر سجدے

قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَمُوْسٰی ﴿۷۰﴾ قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ

میں گر پڑے اور کہنے لگے کہ ہم موسیٰ اور ہارون کے پروردگار پر ایمان لائے فرعون نے ان لوگوں سے کہا (ہائیں) اس سے پہلے

قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ؕ اِنَّهٗ لَكَبِیْرُكُمُ الَّذِیْ عَلَّمَكُمُ

کہ ہم تم کو اجازت دیں تم اس پر ایمان لے آئے اسمیں شک نہیں کہ تم سب کا بڑا گرو ہے جس نے تم کو جادو سکھایا

السِّحْرَ ۚ فَلَاُقَطِّعَنَّ اَیْدِیَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ

ہے تو میں تمہارے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسرے طرف کے پاؤں ضرور کاٹ ڈالوں گا اور تمہیں یقیناً کھجور

وَّلَاُوصَلِّبَنَّكُمْ فِیْ جُذُوْعِ النَّخْلِ ۫ وَلَتَعْلَمُنَّ اَیُّنَاۤ

کی شاخوں پر سولی چڑھا دونگا اور اسوقت تم کو (اچھی طرح) معلوم ہو جائے گا کہ ہم (دونوں فریقوں) سے

اَشَدُّ عَذَابًا وَّاَبْقٰی ﴿۷۱﴾ قَالُوْا لَنْ نُّؤْثِرَكَ عَلٰی مَا جَآءَنَا

عذاب میں زیادہ بڑھا ہوا کون اور کس کو قیام زیادہ ہے جادوگر بولے کہ ایسے واضح و روشن معجزات جو ہمارے

مِنَ الْبَیِّنٰتِ وَالَّذِیْ فَطَرَنَا فَاقْضِ مَاۤ اَنْتَ

سامنے آئے ان پر اور جس (خدا) نے ہمکو پیدا کیا اس پر تو ہم تم کو کسی طرح ترجیح دے نہیں سکتے تو جو تجھے

قَاضٍ ؕ اِنَّمَا تَقْضِیْ هٰذِهِ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا ؕ ﴿۷۲﴾ اِنَّاۤ

کرنا ہو کر گزر تو بس دنیا کی (اسی ذرا سی) زندگی پر حکومت کر سکتا ہے (اور کہا) ہم تو اپنے پروردگار پر اس

اٰمَنَّا بِرَبِّنَا لِیَغْفِرَ لَنَا خَطٰیٰنَا وَمَاۤ اَكْرَهْتَنَا

لئے ایمان لائے ہیں تاکہ ہمارے واسطے ہمارے سارے گناہ معاف کر دے اور (خاصکر) جادو کے گناہ جسپر

عَلَیْهِ مِنَ السِّحْرِ ؕ وَاللّٰهُ خَیْرٌ وَّاَبْقٰی ﴿۷۳﴾ اِنَّهٗ

تو نے ہمیں مجبور کیا تھا اور خدا ہی سب سے بہتر ہے اور (اسی کو سب سے زیادہ قیام ہے اسمیں شک نہیں کہ جو شخص مجرم ہو کر

جادوگروں کا ایمان لانا

الثلث الثالث

مَنْ يَّاْتِ رَبَّهٗ مُجْرِمًا فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ ؕ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا

اپنے پروردگار کے سامنے حاضر ہوگا تو اسکے لیے یقیناً جہنم (دھرا ہوا) ہے جسمیں نہ تو وہ مرے ہی گا اور نہ زندہ ہی

وَلَا يَحْيٰى ۝٧٤ وَمَنْ يَّاْتِهٖ مُؤْمِنًا قَدْ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ

رہے گا (سسکتا رہے گا) اور جو شخص اسکے سامنے ایماندار ہو کے حاضر ہوگا اور اسنے اچھے اچھے کام بھی کئے

فَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الدَّرَجٰتُ الْعُلٰى ۝٧٥ جَنّٰتُ عَدْنٍ

ہونگے تو ایسے ہی لوگ ہیں جن کے لئے بڑے بڑے بلند رتبے ہیں وہ سدا بہار باغات ہیں جن کے نیچے نہریں

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَذٰلِكَ

جاری ہیں وہ لوگ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور جو (گناہ سے) پاک و پاکیزہ رہے

جَزٰٓؤُا مَنْ تَزَكّٰى ۝٧٦ وَلَقَدْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى ۙ

اُس کا یہی صلہ ہے اور ہم نے موسیٰ کے پاس وحی بھیجی کہ میرے بندوں (بنی اسرائیل) کو

اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْ فَاضْرِبْ لَهُمْ طَرِيْقًا فِي الْبَحْرِ

(مصر سے) راتوں رات نکال لیجاؤ پھر دریا میں (لاٹھی مار کر) اُنکے لئے ایک سوکھی راہ نکالو (اور تم

يَبَسًا ۙ لَّا تَخٰفُ دَرَكًا وَّلَا تَخْشٰى ۝٧٧ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ

کو پیچھا کرنے کا کوئی خوف رہے گا اور نہ (ڈوبنے کی) کوئی دہشت غرض فرعون نے اپنے لشکر سمیت

بِجُنُوْدِهٖ فَغَشِيَهُمْ مِّنَ الْيَمِّ مَا غَشِيَهُمْ ۝٧٨ وَاَضَلَّ

اُنکا پیچھا کیا پھر دریا کے پانی کا ریلا جیسا کچھ ان پر چھا گیا اور فرعون نے اپنی قوم کو گمراہ کر کے ہلاک کر ڈالا

فِرْعَوْنُ قَوْمَهٗ وَمَا هَدٰى ۝٧٩ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ قَدْ

اور ان کی ہدایت نہ کی اے بنی اسرائیل ہم نے تم کو تمہارے دشمن (کے پنجہ)

اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ عَدُوِّكُمْ وَوٰعَدْنٰكُمْ جَانِبَ الطُّوْرِ

سے چھڑایا اور تم سے (کوہ) طور کے داہنے طرف کا وعدہ کیا اور ہم ہی نے

الْاَيْمَنَ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ۝٨٠ كُلُوْا مِنْ

تم پر من وسلویٰ نازل کیا اور (فرمایا کہ) ہمنے جو پاک و پاکیزہ روزیاں تمھیں دے رکھی ہیں اس

طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَلَا تَطْغَوْا فِيْهِ فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ

میں سے کھاؤ (پیو) اور اس میں (کسی قسم کی) شرارت نہ کرو ورنہ تم پر میرا غضب نازل ہو جائے گا اور (یاد

غَضَبِيْ ۚ وَمَنْ يَّحْلِلْ عَلَيْهِ غَضَبِيْ فَقَدْ هَوٰى ﴿۸۱﴾

رکھو کہ) جس پر میرا غضب نازل ہوا تو وہ یقیناً گمراہ (ہلاک) ہوا اور جو شخص توبہ کرے گا اور

وَاِنِّيْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى ﴿۸۲﴾

ایمان لائے اور اچھے اچھے کام کرے پھر ثابت قدم [1] رہے تو ہم اسکو ضرور بخشنے والے ہیں (پھر

وَمَآ اَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ يٰمُوْسٰى ﴿۸۳﴾ قَالَ هُمْ اُولَآءِ عَلٰٓى

جب موسےٰ ستر آدمیوں کو لیکر چلے اور خود بڑھ آئے تو ہم نے کہا کہ اے موسیٰ تمنے اپنی قوم سے (آگے چلے آنے

اَثَرِيْ وَعَجِلْتُ اِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضٰى ﴿۸۴﴾ قَالَ فَاِنَّا قَدْ

میں کیوں جلدی کی عرض کی وہ بھی تو میرے پیچھے پیچھے چلے آرہے ہیں اور الٰہی میں جلدی کر کے تیرے پاس

فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْۢ بَعْدِكَ وَاَضَلَّهُمُ السَّامِرِيُّ ﴿۸۵﴾

اسلئے آگے بڑھ آیا ہوں تاکہ تو مجھ سے خوش رہے فرمایا تو ہم نے تمہارے آنے کے بعد تمہاری قوم کا امتحان لیا اور [2]

فَرَجَعَ مُوْسٰٓى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۚ قَالَ يٰقَوْمِ

سامری نے انکو گمراہ کر چھوڑا پھر (تو) موسیٰ غصہ میں بھرے پچھتائے ہوئے اپنی قوم کی طرف پلٹے اور (آکر)

اَلَمْ يَعِدْكُمْ رَبُّكُمْ وَعْدًا حَسَنًا ۚ اَفَطَالَ عَلَيْكُمُ الْعَهْدُ

کہنے لگے اے میری (کمبخت) قوم کیا تم سے تمہارے پروردگار نے ایک اچھا وعدہ (توریت دینے کا) نہ کیا تھا تو کیا

اَمْ اَرَدْتُّمْ اَنْ يَّحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَخْلَفْتُمْ

تمہارے وعدہ میں عرصہ لگ گیا یا تم نے یہ چاہا کہ تم پر تمہارے پروردگار کا غضب ٹوٹ پڑے کہ تمنے میرے وعدہ (خدائی

مَّوْعِدِيْ ﴿۸۶﴾ قَالُوْا مَآ اَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ بِمَلْكِنَا وَلٰكِنَّا

پرستش) کے خلاف کیا وہ لوگ کہنے لگے ہمنے آپکے وعدہ کے خلاف نہیں کیا بلکہ (بات یہ ہوئی کہ فرعون

حُمِّلْنَآ اَوْزَارًا مِّنْ زِيْنَةِ الْقَوْمِ فَقَذَفْنٰهَا فَكَذٰلِكَ

کی قوم کے زیور کے بوجھے جو (مصر سے نکلتے وقت) ہمپر لادے گئے تھے انکو ہم لوگوں نے سامری کے کہنے سے آگ میں

[1] عبداللہ ابن حجر عسقلانی نے صواعق محرقہ میں روایت کی ہے، کہ ثابت البنانی نے کہا کہ اهتدی الی ولایة اهلبیة حضرت رسول کے اہلبیت کی ولایت کی ہدایت ہے دیکھو صواعق محرقہ قلمی آیت ۹ فضائل ۱۲۔ [2] یہ بھی بنی اسرائیل میں تھا اور جس وقت فرعون کے حکم سے لڑکے قتل کئے جاتے تھے یہ بھی پیدا ہوا تھا، اور اس کی ماں نے فوراً دریائے نیل کے کنارے ایک جزیرے میں ڈال دیا تھا۔ خدا نے حضرت جبرئیل کو اس کی پرورش کا حکم دیا اس وجہ سے وہ حضرت جبرئیل کی ظاہری صورت کو پہچانتا تھا اور چونکہ حضرت موسےٰ سے سن چکا تھا کہ مرکب جبرئیل کے سم کے نیچے کی خاک جس چیز پر ڈالدو بولنے لگتی ہے جس روز حضرت جبرئیل فرعون کو غرق کرنے آئے تھے تھوڑی سی خاک اٹھا کر رکھ چھوڑی اور جب حضرت موسےٰ کوہ طور پر گئے تو اس نے حضرت ہارون سے کہا ہم لوگوں نے جو زیور قبطیوں سے لیا تھا اس میں سے کچھ باقی ہے اور اس میں تصرف جائز نہیں اور بنی اسرائیل اس کو خرید و فروخت کرتے ہیں آپ حکم دیجئے کہ سب کو جمع کر کے جلا ڈالیں حسب الحکم سب زیور خار میں رکھ کر جلا ڈالے گئے اور سامری فن زرگری میں بہت مشاق تھا ایک قالب بنا کر اس میں گلے ہوئے زیورات ڈال دیئے ایک بچھڑے کی صورت بن گئی اس پر خاک ڈال دی وہ بولنے لگا اسنے لوگوں کو دھوکا دیا اور گوسالہ پرستی شروع کرادی۔ ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲ ۱۲-۱۲-۱۲-۱۲-۱۲

اَلْقَى السَّامِرِيُّ ﴿٨٧﴾ فَاَخْرَجَ لَهُمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ

ڈالدیا پھر اُسی طرح سامری نے بھی ڈالدیا پھر سامری نے ان لوگوں کے لیئے (اسی زیور سے) ایک بچھڑے کی مورت بنائی جس

خُوَارٌ فَقَالُوْا هٰذَآ اِلٰهُكُمْ وَاِلٰهُ مُوْسٰى ۙ فَنَسِيَ ﴿٨٨﴾

کی آواز بچھڑے کی سی تھی اس پر بعض لوگ کہنے لگے یہی تمھارا (بھی) معبود ہے اور موسیٰ کا بھی معبود ہے مگر وہ بھول گیا ہے بھلا

اَفَلَا يَرَوْنَ اَلَّا يَرْجِعُ اِلَيْهِمْ قَوْلًا ۙ وَّلَا يَمْلِكُ لَهُمْ

ان لوگوں کو اتنی بھی سوجھی کہ یہ بچھڑا نہ تو ان لوگوں کی بات کا جواب ہی دیتا ہے اور نہ انکا ضرر ہی اسکے

ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ﴿٨٩﴾ وَلَقَدْ قَالَ لَهُمْ هٰرُوْنُ مِنْ قَبْلُ

ہاتھ میں ہے اور نہ نفع اور ہارون نے ان سے پہلے کہا بھی تھا کہ اے میری قوم تمھارا صرف

يٰقَوْمِ اِنَّمَا فُتِنْتُمْ بِهٖ ۚ وَاِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمٰنُ فَاتَّبِعُوْنِيْ

اسکے ذریعہ سے امتحان کیا جا رہا ہے اور اسمیں شک نہیں کہ تمھارا پروردگار بس خدائے رحمٰن ہے تو تم میری

وَاَطِيْعُوْٓا اَمْرِيْ ﴿٩٠﴾ قَالُوْا لَنْ نَّبْرَحَ عَلَيْهِ عٰكِفِيْنَ حَتّٰى

پیروی کرو اور میرا کہا مانو وہ لوگ کہنے لگے جب تک موسیٰ ہمارے پاس پلٹ کر نہ آئیں ہم تو برابر اسی کی

يَرْجِعَ اِلَيْنَا مُوْسٰى ﴿٩١﴾ قَالَ يٰهٰرُوْنُ مَا مَنَعَكَ اِذْ رَاَيْتَهُمْ

پرستش پر ڈٹے بیٹھے رہیں گے موسیٰ نے ہارون کی طرف خطاب کر کے کہا اے ہارون جب تمنے انکو دیکھ

ضَلُّوْٓا ﴿٩٢﴾ اَلَّا تَتَّبِعَنِ ۭ اَفَعَصَيْتَ اَمْرِيْ ﴿٩٣﴾ قَالَ يَبْنَؤُمَّ

لیا تھا کہ گمراہ ہو گئے ہیں تو تمھیں میری پیروی (فقال) کرنیکو کس نے منع کیا تو کیا تم نے میرے حکم کی نافرمانی کی ہارون نے کہا اے میرے ماں

لَا تَاْخُذْ بِلِحْيَتِيْ وَلَا بِرَاْسِيْ ۚ اِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ تَقُوْلَ

جائے (بھائی) میری داڑھی نہ پکڑیئے اور نہ میرے سر کے بال، میں تو اس سے ڈرا کہ (کہیں) آپ (واپس آ

فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ وَلَمْ تَرْقُبْ قَوْلِيْ ﴿٩٤﴾ قَالَ

کر) یہ (نہ) کہیئے کہ تم نے بنی اسرائیل میں پھوٹ ڈالدی اور میری بات کا بھی خیال نہ رکھا تب سامری

فَمَا خَطْبُكَ يٰسَامِرِيُّ ﴿٩٥﴾ قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ يَبْصُرُوْا

سے کہنے لگے کہ او سامری تیرا کیا حال ہے اُسنے (جواب میں) کہا مجھے وہ چیز دکھائی دی جو اوروں کو نہ سوجھی

بِهٖ فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ فَنَبَذْتُهَا وَ

(جبرئیل گھوڑے پر سوار جارہے تھے تو میں نے جبرئیل (فرشتے) کے گھوڑے کے نشان قدم کی ایک مٹھی (خاک

كَذٰلِكَ سَوَّلَتْ لِيْ نَفْسِيْ ﴿۹۶﴾ قَالَ فَاذْهَبْ فَاِنَّ لَكَ

کی) اٹھالی پھر میں نے (بچھڑے کے قالب میں ڈالدی تو وہ بولنے لگا اور اسوقت مجھے میرے نفس نے یہی سوجھائی موسٰے نے کہا

فِي الْحَيٰوةِ اَنْ تَقُوْلَ لَا مِسَاسَ ۖ وَاِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَّنْ

چل (دور ہو) تیرے لئے (اس دنیا کی) زندگی میں تو (یہ سزا ہے) تو کہتا پھریگا کہ مجھے[1] نہ چھونا اور (نہ) بخار چڑھ آئیگا اور

تُخْلَفَهٗ ۚ وَانْظُرْ اِلٰٓى اِلٰهِكَ الَّذِيْ ظَلْتَ عَلَيْهِ عَاكِفًا ۭ

(آخرت میں بھی) یقینی تیرے لئے عذاب کا وعدہ ہے کہ ہرگز تجھ سے خلاف نہ کیا جائیگا اور تو اپنے معبود کو تو دیکھ جس کی عبادت پر تو

لَنُحَرِّقَنَّهٗ ثُمَّ لَنَنْسِفَنَّهٗ فِي الْيَمِّ نَسْفًا ﴿۹۷﴾ اِنَّمَآ اِلٰهُكُمُ اللّٰهُ

ڈٹا بیٹھا تھا کہ ہم اسے یقیناً جلا (کر راکھ کر) ڈالیں گے پھر ہم اسے تہ و بالا کر کے دریا میں اڑا دینگے تمہارا معبود تو بس وہی خدا ہے

الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ وَسِعَ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ﴿۹۸﴾ كَذٰلِكَ

جس کے سوا کوئی اور معبود برحق نہیں کہ اس کا علم ہر چیز پر چھا گیا ہے (اے رسول ہم)

نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَاۗءِ مَا قَدْ سَبَقَ ۚ وَقَدْ اٰتَيْنٰكَ مِنْ

ہم تمہارے سامنے یوں واقعات بیان کرتے ہیں جو گذر چکے اور ہم ہی نے تمہارے پاس اپنی

لَّدُنَّا ذِكْرًا ﴿۹۹﴾ مَّنْ اَعْرَضَ عَنْهُ فَاِنَّهٗ يَحْمِلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وِزْرًا ﴿۱۰۰﴾

بارگاہ سے قرآن عطا کیا جس نے اس سے منہ پھیرا وہ قیامت کے دن یقیناً اپنے برے اعمال کا بوجھ اٹھائیگا

خٰلِدِيْنَ فِيْهِ ۭ وَسَاۗءَ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حِمْلًا ﴿۱۰۱﴾ يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي

اور اسی حال میں ہمیشہ رہیں گے اور کیا ہی برا بوجھ ہے جو قیامت کے دن لوگ اٹھائے ہونگے جس دن صور پھونکا جائیگا

الصُّوْرِ ۭ وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَىِٕذٍ زُرْقًا ﴿۱۰۲﴾ يَّتَخَافَتُوْنَ

اور ہم اس دن گناہگاروں کو (انکی آنکھیں نیلی (اندھی) کر کے (اپنے سامنے) جمع کرینگے (اور) آپس میں چپکے چپکے

بَيْنَهُمْ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا عَشْرًا ﴿۱۰۳﴾ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ

کہتے ہونگے کہ (دنیا یا قبر میں) ہم لوگ (بہت سے بہت) تو بس دس دن ٹھہرے ہونگے جو کچھ یہ لوگ (اس دن) کہینگے ہم خوب جانتے ہیں کہ جو

[1] کیونکہ اسے حضرت موسٰی کی بددعا کی وجہ سے لوگوں کے بدن کی گرمی سے بخار چڑھ آتا تھا اور اس وجہ سے وہ خود چھوت بنا ہوا لوگوں سے بھاگا اپنی جان بچائے پھرتا تھا اور یہی حال اس کی اولاد کا بھی رہا اور شاید اب تک مصر و شام میں موجود ہیں جیسا کہ بعض علماء نے لکھا ہے اگرچہ حضرت موسٰی نے اسے جان ہی سے مار ڈالنے کا ارادہ کیا تھا مگر خود خدا نے سفارش کی کہ یہ سخی ہے اسے چھوڑ دو۔ ۱۲

قرآن کی حقیقت

قیامت کا حال

اِذْ يَقُوْلُ اَمْثَلُهُمْ طَرِيْقَةً اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا يَوْمًا ﴿۱۰۴﴾ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ

انمیں سب سے زیادہ ہوشیار ہوگا بول اٹھیگا کہ تم تو بس (بہت سے بہت) ایک دن پڑے ہوگے اور (اے رسول) تم سے لوگ پہاڑوں

عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّيْ نَسْفًا ﴿۱۰۵﴾ فَيَذَرُهَا

کے بارے میں پوچھا کرتے ہیں (کہ قیامت کے دن کیا ہونگے) تو تم کہہ دو کہ میرا پروردگار بالکل ریزہ ریزہ کرکے اڑادے گا اور

قَاعًا صَفْصَفًا ﴿۱۰۶﴾ لَّا تَرٰى فِيْهَا عِوَجًا وَّلَآ اَمْتًا ﴿۱۰۷﴾ يَوْمَئِذٍ

زمین کو ایک چٹیل میدان کرکے چھوڑیگا کہ (اے شخص) نہ تو تو اسمیں موڑ دیکھے گا اور نہ اونچ (نیچ) اسدن لوگ ایک پکارنیوالے

يَّتَّبِعُوْنَ الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَهٗ وَخَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ

(اسرافیل کی آواز) کے پیچھے (اسطرح سیدھے) دوڑ پڑینگے کہ اسمیں کچھ بھی کجی نہ ہوگی اور آوازیں اسدن خدا کے سامنے

لِلرَّحْمٰنِ فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا هَمْسًا ﴿۱۰۸﴾ يَوْمَئِذٍ لَّا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ

(اس طرح) گھگھیا جائیں گی کہ تو گھن گھناہٹ کے سوا اور کچھ نہ سنے گا اسدن کسی کی سفارش کام نہ آئیگی مگر جس

اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَرَضِيَ لَهٗ قَوْلًا ﴿۱۰۹﴾ يَعْلَمُ

کو خدا نے اجازت دی ہو اور اس کا بولنا پسند کرے جو کچھ ان لوگوں کے سامنے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے

مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِهٖ عِلْمًا ﴿۱۱۰﴾ وَ

ہے (غرض سب کچھ وہ جانتا ہے اور یہ لوگ اپنے علم سے اس پر حاوی نہیں ہوسکتے اور (قیامت میں)

عَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ ؕ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ﴿۱۱۱﴾

ساری (خدائی کے) منہ زندہ پائندہ خدا کے سامنے جھک جائیں گے اور جس نے ظلم کا بوجھ (اپنے سر پر)

وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا يَخٰفُ

اٹھایا وہ یقیناً ناکام رہا اور جس نے اچھے اچھے کام کیئے اور وہ مومن بھی ہے تو اس کو نہ کسی طرح کی

ظُلْمًا وَّلَا هَضْمًا ﴿۱۱۲﴾ وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا وَّ

بے انصافی کا ڈر ہے اور نہ کسی نقصان کا ہم نے اسکو اسی طرح عربی زبان کا قرآن نازل فرمایا اور اس میں

صَرَّفْنَا فِيْهِ مِنَ الْوَعِيْدِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ اَوْ يُحْدِثُ

عذاب کے طرح طرح کے وعدے بیان کئے تاکہ یہ لوگ پرہیزگار بنیں یا انکے دل میں

لَهُمْ ذِكْرًا ﴿۱۱۳﴾ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ

عبرت پیدا کر دے پس (دو جہان کا) سچا بادشاہ خدا برتر و اعلیٰ ہے اور (اے رسول) قرآن (کے پڑھنے

مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّقْضٰٓى اِلَيْكَ وَحْيُهٗ ۡ وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ

میں اس سے پہلے کہ تم پر اسکی وحی پوری کر دیجائے [1] جلدی نہ کرو اور دعا کرو کہ اے میرے پالنے والے

عِلْمًا ﴿۱۱۴﴾ وَلَقَدْ عَهِدْنَآ اِلٰٓى اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ

میرے علم کو اور زیادہ فرما اور ہمنے آدم سے پہلے ہی عہد لے لیا تھا (کہ اس درخت کے پاس نہ جانا)

نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا ﴿۱۱۵﴾ وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا

تو آدم نے اسے ترک کر دیا اور ہمنے انمیں ثبات و استقلال نہ پایا اور جب ہمنے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو

اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ اَبٰى ﴿۱۱۶﴾ فَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اِنَّ هٰذَا عَدُوٌّ لَّكَ وَ

سب نے سجدہ کیا مگر شیطان نے انکار کیا تو میں نے (آدم سے) کہا اے آدم یقینی تمہارا اور تمہاری بی بی کا دشمن

لِزَوْجِكَ فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقٰى ﴿۱۱۷﴾ اِنَّ لَكَ

ہے تو کہیں تم دونوں کو بہشت سے نکلوا نہ چھوڑے تو تم (دنیا کی) مصیبت میں پھنس جاؤ کچھ شک نہیں کہ

اَلَّا تَجُوْعَ فِيْهَا وَلَا تَعْرٰى ﴿۱۱۸﴾ وَاَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا فِيْهَا وَلَا

(بہشت میں) تمھیں یہ (آرام) ہے کہ نہ تو تم یہاں بھوکے رہو گے اور نہ ننگے اور نہ یہاں پیاسے رہو گے اور نہ

تَضْحٰى ﴿۱۱۹﴾ فَوَسْوَسَ اِلَيْهِ الشَّيْطٰنُ قَالَ يٰٓاٰدَمُ هَلْ اَدُلُّكَ

دھوپ کھاؤ گے [2] تو شیطان نے ان کے دل میں وسوسہ ڈالا (اور) کہا اے آدم (کیا میں تمھیں

عَلٰى شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَمُلْكٍ لَّا يَبْلٰى ﴿۱۲۰﴾ فَاَكَلَا مِنْهَا فَبَدَتْ

ہمیشگی (کی زندگی) کا درخت اور وہ سلطنت جو کبھی زائل نہ ہو بتاؤں چنانچہ دونوں میاں بی بی

لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ۡ

نے اسی میں سے کچھ کھایا تو انکا آگا پیچھا اپنر ظاہر ہو گیا اور دونوں بہشت کے (درخت کے) پتے اپنے

وَعَصٰٓى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى ﴿۱۲۱﴾ ثُمَّ اجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَتَابَ عَلَيْهِ وَ

اپنے آگے پیچھے پر چپکانے لگے اور آدم نے پروردگار کی نافرمانی کی تو (راہ صواب سے) بے راہ ہو گئے اسکے بعد انکے

[1] وحی میں جلدی نہ کرو

جب حضرت رسول پر وحی نازل ہوتی تو اس خیال سے کہ شاید وحی کا کوئی لفظ دھیان سے جاتا رہے بعض الفاظ کو جبرئیل کے ساتھ دوہرانے لگتے اور اس وجہ سے جبرئیل کو ادائے وحی میں اشتباہ ہوتا اس بنا پر یہ آیت نازل ہوئی اور اسی سے ربط دے کر حضرت آدم کا قصہ شروع کر دیا جس سے مقصود یہ ہے کہ انسان فطرتاً جلد باز اور غیر مستقل ہے اور اسی کو دوسری جگہ یوں فرمایا ہے خلق الانسان عجولا ۱۲

حضرت آدم کا قصہ

[2] چنانچہ جب بہشت سے علیحدہ ہوئے اور زمین پر آئے تو جبرئیل ایک سرخ رنگ کا بیل لے کر آئے اور آپ کو زراعت کرنا بتایا گیا جب زمین جوتتے تھے اور پسینہ سر سے ٹپکتا تھا تو فرماتے تھے آہ یہ وہ رنج و مصیبت ہے جس کو خدا نے پہلے ہی فرمایا تھا۔

هُدًى ﴿۱۲۲﴾ قَالَ اهْبِطَا مِنْهَا جَمِيعًا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ

پروردگار نے برگزیدہ کیا پھر انکی توبہ قبول کی اور انکی ہدایت کی فرمایا کہ تم دونوں بہشت سے نیچے اترلہ جاؤ تم میں سے

فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ مِنِّي هُدًى ۙ فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا

ایک کا ایک دشمن ہے پھر اگر تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت پہونچے تو (تم اسکی پیروی کرنا کیونکہ) جو شخص میری

يَضِلُّ وَلَا يَشْقَىٰ ﴿۱۲۳﴾ وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي فَإِنَّ

ہدایت پر چلیگا نہ تو وہ گمراہ ہوگا اور نہ مصیبت میں پھنسے گا اور جس شخص نے میری یاد سے منہ پھیرا تو اسکی زندگی بہت تنگی

لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَىٰ ﴿۱۲۴﴾ قَالَ رَبِّ

میں بسر ہوگی اور ہم اس کو قیامت کے دن اندھا (بنا کے) اٹھائیں گے وہ کہے گا الٰہی میں

لِمَ حَشَرْتَنِي أَعْمَىٰ وَقَدْ كُنْتُ بَصِيرًا ﴿۱۲۵﴾ قَالَ كَذَٰلِكَ أَتَتْكَ

تو (دنیا میں) آنکھ والا تھا تو نے مجھے اندھا کر کے کیوں اٹھایا، خدا فرمائیگا ایسا ہی (ہونا

آیَاتُنَا فَنَسِيتَهَا ۖ وَكَذَٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسَىٰ ﴿۱۲۶﴾ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي

چاہیئے) ہماری آیتیں بھی تو تیرے پاس آئی تھیں تو تو انھیں بھلا بیٹھا اور اسی طرح آج تو بھی بھلا دیا جائیگا اور

مَنْ أَسْرَفَ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِآيَاتِ رَبِّهِ ۚ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ

جس نے (حد سے) تجاوز کیا اور اپنے پروردگار کی آیتوں پر ایمان نہ لایا اسکو ایسا ہی بدلہ دینگے اور آخرت کا عذاب تو

أَشَدُّ وَأَبْقَىٰ ﴿۱۲۷﴾ أَفَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِنَ

یقینی بہت سخت اور بہت دیر پا ہے تو کیا ان اہل مکہ کو اس خدا نے نہیں بتا دیا تھا کہ ہم نے ان کے پہلے کتنے

الْقُرُونِ يَمْشُونَ فِي مَسَاكِنِهِمْ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِأُولِي

لوگوں کو ہلاک کر ڈالا جنکے گھروں میں یہ لوگ چلتے پھرتے ہیں اس میں شک نہیں کہ اسمیں عقلمندوں کے لئے

النُّهَىٰ ﴿۱۲۸﴾ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَبِّكَ لَكَانَ لِزَامًا وَأَجَلٌ

(قدرت خدا کی) یقینی بہت سی نشانیاں ہیں اور (اے رسول) اگر تمہارے پروردگار کی طرف سے پہلے ہی ایک وعدہ اور

مُسَمًّى ﴿۱۲۹﴾ فَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ

(عذاب کا) ایک وقت معین نہ ہوتا تو (انکی حرکتوں سے) فوراً عذاب کا آنا لازمی بات تھی (اے رسول) جو کچھ یہ کفار بکا کرتے ہیں تم

لہ اس کی پوری تفصیل سورۂ بقر پارہ اوّل میں گذر چکی ہے ۱۲ ۱۲-۱۲-۱۲

جسنے خدا سے منہ پھیرا وہ قیامت میں اندھا محشور ہوگا

قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا ۚ وَمِنْ اٰنَآئِ الَّيْلِ فَسَبِّحْ
اس پر صبر کرو اور آفتاب[1] نکلنے کے قبل اور اسکے غروب ہونیکے قبل اپنے پروردگار کی حمد و ثنا کے ساتھ تسبیح کیا کرو
وَاَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضٰى ﴿۱۳۰﴾ وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ
اور کچھ رات کے وقتوں میں اور دن کے کناروں میں تسبیح کرو تاکہ تم نہال ہو جاؤ اور (اے رسول) جو انہیں سے کچھ لوگوں کو دنیا
اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ
کی اس ذرا سی زندگی کی رونق سے نہال کر دیا ہے ہم انکو اس میں آزمائیں تم اپنی نظریں ادھر ہرگز بڑھاؤ اور
لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ۭ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ﴿۱۳۱﴾ وَاْمُرْ اَهْلَكَ
(اس سے) تمہارے پروردگار کی روزی (ثواب) کہیں بہتر اور زیادہ پائیدار ہے اور اپنے گھر والوں کو نماز کا
بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ۭ لَا نَسْـَٔلُكَ رِزْقًا ۭ نَحْنُ
حکم دو[2] اور تم خود بھی اس کے پابند رہو ہم تم سے روزی تو طلب کرتے نہیں (بلکہ) ہم تو خود تمکو
نَرْزُقُكَ ۭ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى ﴿۱۳۲﴾ وَقَالُوْا لَوْلَا يَاْتِيْنَا بِاٰيَةٍ
روزی دیتے ہیں اور پرہیزگاری ہی کا تو انجام بخیر ہے اور (اہل مکہ) کہتے ہیں کہ اپنے پروردگار کی طرف
مِّنْ رَّبِّهٖ ۭ اَوَلَمْ تَاْتِهِمْ بَيِّنَةُ مَا فِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ﴿۱۳۳﴾
سے ہمارے پاس کوئی معجزہ (ہماری مرضی کے موافق) کیوں نہیں لاتا تو کیا جو پیشین گوئیاں (اگلی کتابوں توریت
وَلَوْ اَنَّآ اَهْلَكْنٰهُمْ بِعَذَابٍ مِّنْ قَبْلِهٖ لَقَالُوْا رَبَّنَا لَوْلَآ
انجیل) میں (اسکی گواہ ہیں (وہ بھی) انکے پاس نہیں پہونچیں اور اگر ہم انکو اس رسول سے پہلے عذاب سے ہلاک کر
اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ نَّذِلَّ
ڈالتے تو ضرور کہتے کہ اے ہمارے پالنے والے تو نے ہمارے پاس (اپنا) رسول کیوں نہ بھیجا تو ہم اپنے ذلیل و رسوا ہونے سے
وَنَخْزٰى ﴿۱۳۴﴾ قُلْ كُلٌّ مُّتَرَبِّصٌ فَتَرَبَّصُوْا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ
پہلے تیری آیتوں کی پیروی کرتے (اے رسول) تم کہدو کہ ہر شخص (اپنے انجام کار کا) منتظر ہے تو تم بھی انتظار کرو پھر
مَنْ اَصْحٰبُ الصِّرَاطِ السَّوِيِّ وَمَنِ اهْتَدٰى ﴿۱۳۵﴾
تو تمھیں بہت جلد معلوم ہو جائیگا کہ سیدھی راہ والے کون ہیں (اور کجی پر کون ہیں) ہدایت یافتہ کون ہیں اور گمراہ کون ہیں)

[1] یہ تو ظاہر ہے کہ قبل طلوع آفتاب سے نماز صبح مع نافلہ اور قبل غروب سے نماز عصر اور اطراف شب سے مغرب و عشاء اور فواضل شب اور دن کے اطراف سے نماز ظہر و نافلہ ظہرین مراد ہے اور یوں پانچوں وقت کی تسبیح ہو جاتی ہے اور ایک روایت میں ہے کہ ہر شخص کو قبل طلوع و غروب دس مرتبہ یہ تسبیح پڑھنا چاہیئے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وھو علی کل شئ قدیر ۱۲ [2] ایک مرتبہ آپکے یہاں مہمان آیا گھر میں کچھ موجود نہ تھا ایک یہودی کے یہاں سے رجب دغدغہ پر کچھ آٹا قرض مانگا اسنے کہا جبتک کوئی چیز گرو نہ رکھو دونگا آپ کو کمال حمیت ہوا اسی پر آپکی تشفی کے واسطے یہ آیت نازل ہوئی آخر آپ نے اپنی زرہ گروی رکھی ۱۲-۱۲ [3] ابن مردویہ ابن عساکر اور ابن نجار نے ابو سعید خدری سے روایت کی ہے کہ جب آیت نازل ہوئی تو حضرت رسول آٹھ مہینہ تک حضرت علی کے دروازہ پر نماز صبح کے وقت آکر فرماتے تھے۔ الصلوۃ رحمکم اللہ انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا خدا تم پر رحم فرمائے نماز کے واسطے آمادہ ہو جاؤ خدا تو بس یہ چاہتا ہے کہ اے اہلبیت تم سے ہر برائی کو دور رکھے اور جو حق پاک و پاکیزہ رکھنے کا ہے اسی طرح پاک و پاکیزہ رکھے ۱۲-۱۲

ع ۸ ۷ ۱۵